عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۱ شمارہ نمبر ۴۵

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

خاتم النبیین لا نبی بعدی

اہل اللہ کی قبور سے بشارات اور جنت کی خوشبو

[illegible]

حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ باتیں ان کی یاد رہیں گی

[illegible]

مسلمان عیسائی اور قادیانی

ایم ایم احمد قادیانی کی خفیہ ملاقاتیں رنگ لے آئیں

[illegible]

[illegible]

اٹھو وگر نہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی

دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

قادیانیوں کو پاکستان پر مسلط کرنے کی بین الاقوامی سازش

کیا حکومت پاکستان بھی اس سازش میں شریک ہے؟ ایک لمحہ فکریہ!

- امریکہ' پاکستان میں قادیانیوں کے خلاف آئینی و قانونی اقدامات واپس لینے کے لئے دباؤ ڈال رہا ہے۔
- قادیانی سربراہ مرزا طاہر احمد نے لندن کے قادیانی اجتماع میں بھارتی ہائی کمشنر کو بلا کر اس کی موجودگی میں بھارت زندہ کے نعرے لگوائے۔
- قادیانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام نے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو سبوتاژ کرنے کے لئے پاکستان میں بین الاقوامی سائنس کانفرنس منعقد کرنے کا اعلان کر دیا۔
- حکومت پاکستان نے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کے واضح فیصلہ کے اعلان کے بعد اس پر عملدرآمد روک دیا۔
- چار ممالک میں قادیانی سفیر مقرر کیے گئے' جن میں جاپان جیسا اہم ملک بھی شامل ہے۔
- لادین' لابیاں آٹھویں ترمیم کے خاتمہ کے عنوان سے امتناع قادیانیت کے صدارتی آرڈی ننس اور دیگر اہم اسلامی اقدامات کو ختم کرانے کے لئے متحرک ہوگئیں۔
- جسٹس سعد سعود جان کو سپریم کورٹ کا چیف جسٹس مقرر کیے جانے کی افواہیں گرم ہیں جو مبینہ طور پر قادیانی ہیں۔
- قادیانیوں نے ڈش انٹینا کے ذریعے بے خبر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے بین الاقوامی نشریاتی مہم کا نیا جال پھیلا دیا۔

ان حالات میں آپ کی ذمہ داری کیا ہے؟

- سنجیدگی کے ساتھ سوچئے اور آخری فیصلہ کرنے سے قبل اپنے ضمیر سے استفسار کے ساتھ ساتھ تحفظ ختم نبوت کے لئے ملت اسلامیہ کی ایک صدی پر محیط طویل جدوجہد اور غیور مسلمانوں کی بے پناہ قربانیوں پر بھی ایک نظر ڈال لیجئے......!

ایسا نہ ہو کہ میدان حشر میں جناب ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شرمساری اور رسوائی کے سوا کچھ حاصل نہ ہو۔

خدا نہ کرے — خدا نہ کرے — خدا نہ کرے

منجانب: کل جماعتی مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان حضوری باغ روڈ ملتان فون ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

مُدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

جلد: 11 | ۱۵ تا ۲۱ ذیقعدہ ۱۴۱۳ھ مطابق ۷ تا ۱۳ مئی ۱۹۹۳ء | شمارہ: ۴۵

اس شمارے میں

۱: قادیانیوں کی بین الاقوامی سازشیں ——— ۲
۲: نعت ——— ۴
۳: اداریہ ——— ۵
۴: اشرف الملفوظات ——— ۷
۵: عازمین حج کیلئے نصیحتیں ——— ۸
۶: سلاطین، امراء و مشائخ ——— ۹
۷: اہل اللہ کی قبور ——— ۱۱
۸: آپ کے مسائل ——— ۱۳
۹: بزم ختم نبوت ——— ۱۴
۱۰: باتیں ان کی یاد رہیں گی ——— ۱۶
۱۱: تحریک ختم نبوت ——— ۱۸
۱۲: مسلمان، عیسائی اور قادیانی ——— ۲۰
۱۳: اخبار ختم نبوت ——— ۲۲

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نگران اعلیٰ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

معاون مدیر

مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر

محمد انور

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

چندہ اندرون ملک

سالانہ ——— ۱۵۰ روپے
ششماہی ——— ۷۵ روپے
سہ ماہی ——— ۴۵ روپے
فی پرچہ ——— ۳ روپے

چندہ بیرون ملک

غیر ممالک سالانہ بذریعہ ڈاک ۴۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ویکلی ختم نبوت
الائیڈ بینک، بوری بازار برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۰۰۰ کراچی، پاکستان ارسال کریں

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن باوا ——— طابع: سید شاہد حسن ——— مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ——— مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت کراچی

تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

(حضرت قاری محمد طیبؒ صاحب (دیوبند)

نبی اکرمؐ شفیع اعظمؐ دکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

شکستہ کشتی ہے تیز دھارا نظر سے روپوش ہے کنارا
نہیں کوئی ناخدا ہمارا، خبر تو عالی مقام لے لو

عجیب مشکل میں کارواں ہے نہ کوئی جادہ نہ پاسباں ہے
بشکل رہبر چھپے ہیں، رہزن، اٹھو ذرا انتقام لے لو

قدم قدم پہ ہے خوف رہزن زمیں بھی دشمن فلک بھی دشمن
زمانہ ہم سے ہوا ہے بدظن، تمہیں محبت سے کام لے لو

کبھی تقاضا وفا کا ہم سے، کبھی مذاق جفا ہے ہم سے
تمام دنیا خفا ہے ہم سے خبر تو خیرالانام لے لو

یہ کیسی منزل پہ آگئے ہیں، نہ کوئی اپنا نہ ہم کسی کے
تم اپنے دامن میں آج آقا تمام اپنے غلام لے لو

یہ دل میں ارماں ہے اپنے طیب مزار اقدس پہ جا کے اک دن
سناؤں ان کو میں حال دل کا کہوں میں ان سے سلام لے لو

نعت شریف

چمن میں لائی صبا کس دیار کی خوشبو
کہ پھیکی پڑ گئی ہر لالہ زار کی خوشبو

مدینے چلئے وہیں صرف مل سکے گی ہمیں
وفا، خلوص، یقیں، اعتبار کی خوشبو

لطیف کتنی ہے یہ اہل عشق سے پوچھو
نبیؐ کے روضے کے زریں غبار کی خوشبو

نبی اکرمؐ و صادق ہی کے تو صدقے میں
ملی ہے رحمت پروردگار کی خوشبو

مشام جاں کو میسر ہو کاش میرے بھی
نبیؐ کی زلف و لب مشکبار کی خوشبو

وہ جس کے فیض سے ایماں کا دل معطر ہے
بتاؤ کیسی ہے اس کے مزار کی خوشبو

کہاں نہیں ہے بتائیں ذرا یہ اہل جنوں
نبی محترم و ذی وقار کی خوشبو

صبا مدینے سے لے آ تجھے خدا کی قسم
کسی طرح اسی جان بہار کی خوشبو

طفیل ہم نے تو محسوس کی بہر عالم
نبیؐ کے جود و کرم اور پیار کی خوشبو

ملک میں نئی تبدیلی' ایم ایم احمد قادیانی کی ملاقاتیں رنگ لے آئیں

ہم نے گزشتہ شمارہ میں ایم ایم احمد قادیانی کی خفیہ آمد اور صدر مملکت سے خفیہ ملاقات کے بارے میں اظہار خیال کیا تھا۔ ہم نے لکھا تھا کہ یہ شخص سقوط مشرقی پاکستان کا مرکزی کردار اور مسٹر یحییٰ خان کی مونچھ کا بال تھا۔ جس نے اسے شیشے میں اتارا اور پھر اس سے وہ کام کرایا جو کسی محب وطن کا کام نہیں ہو سکتا بلکہ ایسا کام کوئی ملک دشمن ہی انجام دے سکتا ہے۔ ہم نے بتایا تھا کہ ایم ایم احمد قادیانی کی آمد اور ملاقاتیں کسی طوفان کا پیش خیمہ ہیں اور یہ نواز شریف حکومت کے خلاف سازش ہے۔ جس شمارے میں یہ اداریہ تھا وہ شمارہ پریس جا چکا تھا' بعد میں سابق وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے ایک جذباتی تقریر کی لیکن میاں صاحب کی وہ تقریر انہیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکی اور بالآخر دوسرے دن صدر جناب غلام اسحاق خان نے نواز شریف حکومت کو برطرف کردیا اور اسمبلیاں توڑ دیں۔

ایم ایم احمد قادیانی کے بارے میں ہمارا جو خدشہ تھا وہ درست ثابت ہوا اور نواز شریف کی حکومت قادیانیت کی بھینٹ چڑھ گئی۔ دراصل جناب میاں محمد نواز شریف کی حکومت نے قادیانیت نوازی شروع کردی تھی اور قادیانیت ہی اس کے خاتمہ کا باعث بنی۔ شناختی کارڈ کے مسئلہ پر وزیر داخلہ جناب چوہدری شجاعت حسین صاحب نے علماء کرام کے وفد سے یہ وعدہ کیا تھا کہ حکومت شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کرے گی لیکن افسوس کہ حکومت نے اضافہ کرنے کی بجائے چپ سادھ لی۔ نہ تو مذہبی خانہ کا اضافہ کیا اور نہ ہی قوم کو یہ بتایا کہ اضافہ نہیں کیا جاسکتا۔ اس طرح سابقہ حکومت نے اس مسئلہ کو اپنی منافقانہ سیاسی پالیسی کی بھینٹ چڑھا دیا۔

ہم اس مسئلہ پر سیاسی حیثیت سے کوئی بحث نہیں کرنا چاہتے کیونکہ ایک ڈیڑھ ماہ سے ملک جس بحران میں مبتلا تھا وہ سیاست دانوں اور سیاسی جماعتوں کا پیدا کردہ ہے جبکہ ہمارا سیاست سے کوئی تعلق نہیں البتہ ہم اتنا ضرور کہیں گے ملک میں پے درپے جو بحران پیدا ہوتے رہتے ہیں اس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ ہم احکامات خداوندی کی نافرمانی کرتے رہے۔ منافع کے نام پر سود عام ہوگیا جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم سب تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا ہیں' اپنے کو عاشق رسول کہلواتے ہیں لیکن ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا تحفظ کرنے میں غفلت سے کام لیتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم سے اللہ تعالیٰ بھی ناراض اور اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم بھی ناخوش۔ اور جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم ناراض ہو جائیں' اس کا انجام یہی ہونا تھا جو نواز شریف حکومت کے ساتھ ہوا۔

جناب میاں محمد نواز شریف نے جو نشریاتی تقریر کی اس میں زیادہ تر وہ اپنی تعریفوں کے پل باندھتے رہے' لیکن پوری تقریر میں انہوں نے ایسا کوئی اشارہ تک نہیں دیا کہ انہوں نے اپنے دور حکومت میں اسلام کی کیا کیا خدمت کی ہے حالانکہ وہ اسلامی جمہوری محاذ کے نام سے الیکشن لڑ کر برسراقتدار آئے تھے۔ اسلامی جمہوری محاذ ہی کے نام سے حکومت قائم کی لیکن جناب نواز شریف صاحب نے ہر ایک سے بے وفائی برتی اور حکومت اسلامی جمہوری محاذ کی بجائے مسلم لیگ تک محدود کردی۔ وہ آمرانہ اور ڈکٹیٹرانہ ذہنیت کے حامل تھے۔ اس لئے انہوں نے محمد خان جونیجو کی وفات کے بعد مسلم لیگ کی صدارت بھی کسی اور کو دینا گوارہ نہ کی۔ یہیں سے جھگڑے کی ابتدا ہوئی اور چھوٹے صوبوں میں ان کے خلاف نفرت پیدا ہونے لگی۔ بہرحال انہوں نے ایسی بہت سی غلطیاں کیں' جن کے نتیجے میں وہ وزارت عظمٰی کے منصب سے محروم ہوگئے۔

ہم دوٹوک اور واضح الفاظ میں یہ کہہ دینا چاہتے ہیں کہ کوئی شخص جان بوجھ کر غلطیاں نہیں کرتا' اس سے غلطیاں کرائی جاتی ہیں تاکہ عوام میں اس کا وقار مجروح ہو۔ جناب میاں محمد نواز شریف صاحب کے ساتھ جو لوگ چمٹے ہوئے تھے' وہ ان کے خیرخواہ اور دوست نہیں تھے۔ انہوں نے ان پر بے جا اعتماد کیا۔ ان میں قادیانیوں کو بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ وہ جن کو اپنا خیرخواہ سمجھتے تھے' وہی ان کی معزولی بلکہ ذلت کا باعث بنے۔ کاش آئندہ آنے والے حکمران اس سے عبرت پکڑیں۔

شریعت سے متصادم کسی بھی عدالت کا فیصلہ مسلمانوں کے لئے قابل قبول نہیں

قادیانیت کے خلاف قوانین اور آرڈیننس کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام علماء کرام کے اجلاس کے فیصلے

کراچی (پ ر) شریعت کے قوانین ملک کے آئین کے مطابق تمام فیصلوں اور عدالتوں سے بالاتر ہیں۔ اس لئے شریعت کے خلاف کسی بھی ایوان یا کسی بھی عدالت کا کوئی بھی فیصلہ مسلمانوں کے لئے قابل قبول نہ ہوگا اور ایسے تمام احکامات اور فیصلوں کو ملک کے مسلمان اور علماء کرام مسترد کردیں گے خصوصاً قادیانیوں کے خلاف آئینی ترامیم اور آرڈیننس کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا۔ ان خیالات کا اظہار کراچی کے مقتدر علماء کرام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی' حضرت مولانا محمد اسفندیار خان صاحب' قاری سعید الرحمان' مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار' حاجی عبدالرحمان یعقوب باوا' مولانا عبدالرحمان فاروقی' مولانا عبدالکریم' شیخ الحدیث مفتی محمد نعیم' مفتی نظام الدین شامزی' مولانا اللہ وسایا' مولانا احمد میاں حمادی' مولانا سالک ربانی' مولانا حسن الرحمان' مولانا عبدالواحد' ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' مولانا محمد اقبال اللہ' مولانا محمد انور فاروقی' قاری اللہ داد' مولانا محمد یوسف کشمیری' قاری عمر خطاب نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت ایک اہم اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ ان علماء کرام نے کہا کہ ۱۹۷۴ء میں عظیم قربانیوں اور ۹۰ سالہ طویل جدوجہد اور تحریک کے نتیجہ میں قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے عقائد کا جائزہ لے کر ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ پاکستان کی قومی اسمبلی کے اس فیصلے کی تائید میں ۴۲ سے زائد اسلامی ملکوں کے علماء کرام نے رابطہ عالم اسلامی کے ایک اجلاس میں متفقہ فتویٰ جاری کیا۔ جس میں واضح کیا گیا کہ عقیدہ ختم نبوت کے انکار اور دعویٰ نبوت کی بنا پر یہ گروہ غیر مسلم کے زمرے میں شامل ہے اور اس کے بعد مختلف اسلامی ممالک نے اپنے آئین میں ترمیم کرکے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔ ۱۹۸۴ء میں ایک آرڈیننس کے ذریعے قادیانیوں کے اسلامی شعائر کے استعمال پر پابندی عائد کی گئی تاکہ یہ مسلمان بن کر سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ نہ دیں۔ قادیانیوں کی طرف سے ۱۹۷۴ء سے قومی اسمبلی کے اس فیصلے اور ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ جو نہ صرف آئین سے غداری ہے بلکہ اسلام کے واضح اصولوں کی بھی خلاف ورزی ہے۔ اب جب حکومت نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مسلسل مطالبہ کے بعد شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کا فیصلہ کیا تو اس کے خلاف قادیانیوں نے پوری دنیا میں ایک ہوا کھڑا کردیا اور پاکستان کو بدنام کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اب آٹھویں ترمیم کے خلاف ایک فضا پیدا کرنے کی کوشش کی جاری ہے کہ آٹھویں ترمیم کو مکمل طور پر ختم کردیا جائے تاکہ قادیانیت کے خلاف آرڈیننس بھی ختم ہوجائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس اجتماع کا مقصد ہے کہ پاکستان کے مسلمانوں کو قادیانیوں کی اس سازش سے آگاہ کیا جائے۔ اس وقت قادیانی پوری دنیا میں پاکستان کے خلاف پروپیگنڈے میں مصروف ہیں اور اگر قادیانیوں نے یہ طرز عمل جاری رکھا اور پاکستان اور مسلمانوں کے خلاف الزامات سے باز نہ آئے اور غیر مسلم اقلیت کی حیثیت تسلیم نہ کی تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس مطالبہ پر مجبور ہوگی کہ شریعت کے قانون کے مطابق قادیانیوں پر مرتد کی سزا جاری کی جائے۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادوں کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو اسلامی شعائر استعمال کرنے سے روکا جائے اور اس کی خلاف ورزی کرنے پر قادیانیوں پر مقدمات درج کئے جائیں۔ فوری طور پر شناختی کارڈ میں مذہبی خانے کا اضافہ کیا جائے اور اگر قادیانیوں کی طرف سے مذہب کے خانے میں غلط بیانی سے کام لیا جائے تو ان پر آئین سے غداری کا مقدمہ چلایا جائے۔ ڈش اینٹینا کے ذریعہ قادیانیوں نے عقیدہ ختم نبوت کے خلاف' پاکستان اور اسلام کے خلاف جو مہم شروع کی ہوئی ہے اس کا فوری طور پر سدباب کیا جائے۔ آٹھویں ترمیم کی اسلامی دفعات میں قادیانیوں سے متعلق دفعات کے تحفظ کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

اشرف المخلوقات کی چند اہم خصوصیات

تحریر: شبنم چوہدری

اللہ رب العزت نے انسانوں کو مندرجہ ذیل خصوصیات کی بناء پر اشرف المخلوقات قرار دیا۔

تمام مخلوقات پر فضیلت

اسلام نے انسان کو کائنات میں موجود تمام مخلوقات سے افضل و اشرف قرار دیا ہے اور آیت ولقد کرمنا بنی آدم بھی اسی کی طرف اشارہ کرتی ہے اس آیت میں بنی آدم کا لفظ قابل غور ہے یعنی کسی نسل، قوم، رنگ، زبان، مذہب کو مخصوص نہیں کیا اور نہ ہی ان میں سے کسی ایک کو شرف انسانیت کا معیار قرار دیا۔

تسخیر کائنات

خداوند تعالیٰ نے کائنات اور اس میں موجود ہر چیز و مظاہر قدرت انسان ہی کی خاطر پیدا کئے نہ کہ انسان کو ان کی عبادت کے لئے پیدا کیا۔ ارشاد فرمایا "وہی ہے ذات جس نے زمین میں موجود ہر چیز تمہارے لئے پیدا کی۔" اس آیت میں اور ایسی ہی دوسرے آیات میں انسان کو یہ بتایا گیا ہے کہ زمین میں جتنی چیزیں ہیں وہ سب تمہارے فائدے اور خدمت کے لئے مسخر کر دی گئی ہیں یہ درخت، دریا، سمندر، پہاڑ، جانور، رات دن، تاریکی، روشنی، چاند، ستارے غرض کہ سب چیزیں انسان کی خادم ہیں سورہ نحل میں بھی اسی مضمون کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ "دن اور رات کو تمہارے لئے مسخر کیا اور سورج اور چاند، ستارے اسی کے حکم سے قابو میں ہیں۔"

آگے پھر وہی ارشاد ہوتا ہے۔ "اور وہی ہے جس نے سمندر کو کام میں لگا دیا تاکہ تم اس سے تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے زیور نکالو جسے تم پہنتے ہو اور تو جہازوں کو اس میں پانی پھاڑ کر چلتا دیکھتا ہے تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر ادا کرو۔"

خدا کی نیابت

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں سے بہت سی چیزیں انسان کو امانت میں دی ہیں اور اسے ان پر تصرف کے اختیارات بخشے ہیں اس مقام اور رتبے کو نیابت اور خلافت کا نام دیا گیا ہے۔ سورہ بقرہ میں ارشاد ہوتا ہے۔ "اور جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ بے شک میں زمین میں ایک نائب مقرر کرنے والا ہوں۔" دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا "وہی ذات ہے جس نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا۔"

علم.... وجہ فضیلت

نیابت الٰہی کے معاملہ میں فرشتوں پر انسانوں کو ترجیح کی اصل وجہ وہ علم ہے جو خدا تعالیٰ نے انسانوں کو دیا اور فرشتوں کو نہ دیا اور قرآن کریم میں اس حقیقت کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

فرشتوں کے لئے باعث تعظیم

علم کی فضیلت کی وجہ سے انسانوں کو فرشتوں کے لئے باعث تعظیم قرار دیا گیا جب فرشتوں نے اپنے علم کی کم مائیگی کا اعتراف کیا تو اس اعتراف کو ثابت بنانے کے لئے فرشتوں کو انسان کے سامنے جھک جانے کا حکم دیا۔

احسن تقویم

ارشاد ربانی ہے۔ "بے شک ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا۔" (القرآن) انسان کی بہترین ساخت پر پیدا کئے جانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو وہ اعلیٰ درجہ کا جسم عطا کیا گیا جو دوسری جاندار مخلوق کو نہیں دیا گیا اور اسے فکر و فہم اور عقل و علم کی وہ بلند پایہ قابلیتیں بخشی گئی ہیں جو کسی دوسرے مخلوق کو نہیں بخشی گئیں پھر چونکہ نوع انسانی کے اس فضل و کمال کا سب سے بلند نمونہ انبیاء علیہ السلام ہیں اور کسی مخلوق کے لئے اس سے اونچا کوئی مرتبہ نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے منصب نبوت عطا کرنے کے لئے منتخب فرمائے۔ اس لئے انسان کے احسن تقویم پر ہونے کی شہادت میں ان مقامات کی قسم کھائی گئی ہے جو خدا کے پیغمبروں سے نسبت رکھتے ہیں انجیر و زیتون کی سرزمین یعنی شام و فلسطین کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نسبت ہے۔ کوہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت ملی۔ بلد امین مکہ معظمہ ہے جس کی بناء حضرت ابراہیم علیہ السلام و حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ہاتھوں پڑی گویا خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہم نے نوع انسانی کو ایسی بہترین ساخت پر بنایا کہ اس میں نبوت جیسے عظیم مرتبے کے حامل انسان پیدا ہوئے۔ انسان کے لئے یہ امر بھی باعث فضیلت ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس میں اپنی روح پھونکی ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "پھر انسان کا (قالب) متوازن بنایا اور اس میں اپنی روح پھونک دی۔"

اس آیت میں روح سے مراد زندگی نہیں جس کی بدولت ایک ذی حیات جسم کی مشین متحرک ہوتی ہے بلکہ اس سے مراد وہ خاص جوہر ہے جو فکر و شعور اور عقل و تمیز اور فیصلہ و اختیار کا حامل ہوتا ہے جس کی بدولت انسان تمام دوسری مخلوقات ارضی سے ممتاز ایک صاحب شخصیت اور حامل خلافت ہستی بنتا ہے۔ اس روح کو اللہ تعالیٰ نے اپنی روح یا تو اس معنی میں فرمایا ہے کہ وہ اسی کی ملکیت ہے اور اس کی ذات پاک کی طرف اس کا انتساب اس طرح کا ہے جس طرح ایک چیز اپنے مالک کی طرف منسوب ہو کر اس کی چیز کہلاتی ہے یا پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے اندر علم، فکر و شعور، ارادہ، فیصلہ، اختیار اور ایسے ہی جو دوسری اوصاف پیدا ہوئی ہیں وہ سب خدا تعالیٰ کی صفات کے پرتو ہیں۔ ان کا سرچشمہ مادے کی کوئی ترکیب نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علم سے اس کو علم ملا۔ اللہ کی حکمت سے اس کو دانائی ملی خدا تعالیٰ کے اختیار سے اس کو اختیار ملا یہ اوصاف کسی بے علم، بے دانش اور بے اختیار ماخذ سے انسان کے اندر نہیں آئے۔

عقل و شعور

انسان کو عقل و شعور میں خاص امتیاز بخشا گیا ہے جس کے ذریعے وہ تمام کائنات علویہ اور سفلیہ سے اپنے کام نکالتا ہے۔ اس کو خدا تعالیٰ نے اس کی قدرت بخشی ہے کہ مخلوقات الٰہیہ سے ایسے مرکبات تیار کرے جو اس کے رہنے سہنے اور نقل و حرکت اور طعام لباس میں اس کے مختلف کام آئیں۔ عقل و شعور کے ذریعے وہ اپنے خالق اور مالک کو پہچانتا ہے اور اس کی مرضی اور نامرضی کو معلوم کر کے مرضیات کا اتباع کرتا ہے اور نامرضیات سے پرہیز کرتا ہے اور عقل و شعور کے اعتبار سے مخلوقات کی

باقی صفحہ ۲۴ پر

عازمین حج کیلئے چند ضروری نصیحتیں

پیر طریقت حضرت حاجی محمد فاروق صاحب مدظلہ، سکھر

۱۔ یہ سفر عشق ہے۔ جس کی محبت میں جا رہے ہو۔ اس کی نافرمانی سے بچنا۔

۲۔ آرام طعام غصہ گھر چھوڑ کر سفر کرنا۔ حوصلہ سخاوت لے کر جانا۔

۳۔ زبان' کان' آنکھ' دل کا صحیح استعمال ہو اور ان کی پوری نگہداشت ہو۔ کلام نرم مصری کی ڈلی سے زیادہ میٹھا ہو۔ زبان کو ذکر سے تر رکھنا۔ ہر وقت باوضو رہنا۔ مکہ مکرمہ میں کلمہ و تمجید اور مدینہ طیبہ میں درود شریف کا ورد بکثرت رکھنا۔

۴۔ ہر کام توجہ و دھیان سے اللہ کی خوشنودی کے لئے کرنا۔

۵۔ پورے سفر میں اتباع سنت کا خاص اہتمام رکھنا۔

۶۔ جب اپنے ساتھیوں کی ضرورت پوری ہو جاوے تو خلوت میں دعا ذکر تلاوت نوافل درود شریف استغفار اور طواف میں مشغول رہنا۔ اپنی صحت کی حفاظت کرنا۔

۷۔ خواہ مخواہ دوسروں کے کام کے درپے بلا ضرورت مت ہونا۔ غصہ اپنے کو کھا جاتا ہے۔ نرمی دوسرے کو کھا جاتی ہے۔

۸۔ حجاج کرام کی خدمت کو ثواب و ذریعہ نجات سمجھنا۔ بے کار مت سمجھنا۔ غرور سے بچنا۔

۹۔ مشکل وقت میں بالحاح و زاری دعائیں کرنا۔ الم نشرح ولایلاف پڑھنا۔ مراقبہ احسانی کی ہر وقت ضرورت ہے۔ میرا اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ اس کی خوب مشق کریں۔

۱۰۔ وہاں کے قیام میں اپنا بیش قیمت وقت ضائع نہ کریں مثلاً" بلا ضرورت بازاروں کے چکر یا ٹیلی فون اور خط و کتابت میں لگے رہنا وغیرہ۔

۱۱۔ باشندگان حرم پر اعتراض سے گریز کرنا۔ وہاں کی ہر چیز کا ادب کرنا۔

۱۲۔ وہاں کی گرمی و تکالیف پر صبر کرنا۔ راضی رہنا۔ گلہ شکوہ نہ کرنا۔

۱۳۔ عظمت و محبت کی نظر سے خانہ کعبہ اور سبز گنبد کو دیکھتے رہنا۔

۱۴۔ سفر مدینہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت سے کرے۔

۱۵۔ ہر کام سکون و اطمینان سے کرے عجلت نہ کرے۔ مبادا کسی کو آپ کی طرف سے اذیت نہ پہونچ جاوے۔

۱۶۔ میدان عرفات میں اپنی مغفرت میں شک نہ کرنا۔ یقین کرلینا میرے اللہ نے مجھے بخش دیا ہے۔

جب حج کا ارادہ کرے تو ان تمام ارادوں کو یک لخت چھوڑ دے جو حج کی شان کے خلاف ہیں۔

غسل اور وضو کے وقت ہر قسم کی ظاہری و باطنی نجاستوں سے طہارت حاصل کرنے کی نیت کرے۔ لباس احرام کے وقت جب اپنے بدن سے سلے ہوئے کپڑے جدا کرے تو تمام غیر اللہ کو بھی جدا کردے۔

اپنے دل کو بھی بدل جامہ احرام کے ساتھ

لبیک پکارتے وقت قرب الٰہی کا استحضار کرے۔ حرم میں داخلہ سے پہلے ہر حرام چیز کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ دے۔ زیارت بیت اللہ و مکہ مکرمہ کے وقت دیدار الٰہی اور جنت کی زیارت کا استحضار کرے۔ انشاء اللہ اس زیارت کی برکت سے وہاں دیدار الٰہی اور جنت کی زیارت نصیب ہوگی۔

رمل کے وقت دل سے دنیا کی محبت ہمیشہ کے لئے رخصت کردے۔ حجر اسود کے استلام کے وقت تصور کرے کہ دست الٰہی کو چوم رہا ہوں۔

مقام ابراہیم علیہ السلام پر خوب شکر بجالاوے۔

بیر زمزم و ملتزم پر علوم و معارف طلب کرے۔

صفا پہاڑی پر صفائے باطن طلب کرے۔

مروہ پر ذکر کے انوار طلب کرے۔

منیٰ میں تمام امیدیں اللہ سے لگالے۔

مسجد خیف میں خوف الٰہی طلب کرے۔

عرفات میں مغفرت و معرفت طلب کرے۔

مزدلفہ میں بکثرت ذکر کرے۔

رمی جمار کرتے وقت نفس امارہ کو نشانہ بنائے۔

قربانی کے وقت تمام خواہشات نفس کو ذبح کردے۔

حلق کراتے وقت تکبیر کہے اور کسب حلال طلب کرے۔

طواف زیارت کے وقت یہ استحضار کرے کہ انوار الٰہی و تجلیات ربانی کی بارش ہو رہی ہے اور میں اس میں ڈوبا ہوا ہوں۔

طواف وداع کے وقت تفویض کامل کو اختیار کرے۔

تلبیہ

لبیک ○ اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک ○

حج میں تین فرض ہیں

۱۔ نیت احرام۔ ۲۔ وقوف عرفات۔ ۳۔ طواف زیارت۔

حج میں چھ واجب ہیں

۱۔ وقوف مزدلفہ۔ ۲۔ رمی جمار۔ ۳۔ قربانی۔ ۴۔ حلق۔ ۵۔ حج کی سعی۔ ۶۔ طواف وداع۔

عمرہ کی نیت

یا اللہ میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں۔ اس کو آسان فرما اور قبول فرما۔

طواف کی نیت

یا اللہ میں تیرے مقدس گھر کے طواف کی نیت کرتا ہوں۔ اس کو آسان فرما اور قبول فرما۔

سعی کی نیت

یا اللہ میں صفا مروہ کے درمیان سعی کی نیت کرتا ہوں۔ اس کو آسان فرما اور قبول فرما۔

حج کی نیت

یا اللہ میں حج کی نیت کرتا ہوں اس کو آسان فرما اور قبول فرما۔

مواجہ شریف میں نذرانہ صلوٰۃ و سلام پیش کرنے کے بعد معاصی پر استغفار تجدید ایمان طلب شفاعت کے بعد بقیہ زندگی احکام شرع و سنت کے مطابق گزارنے کا عہد کرے اور دعا کرے یا اللہ آخر وقت تک ایمان کی مضبوطی کے ساتھ اس عہد پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرما۔

اسباب برائے سفر حج

۱۔ مناجات مقبول۔ فضائل حج مسائل و معلومات حج و عمرہ رہنمائے حجاج کتاب آسان نماز۔
۲۔ احرام کے دو سیٹ۔ عورت کے سر پر باندھنے کے لئے دو رومال۔
۳۔ جاء نماز۔
۴۔ کپڑے تین جوڑے ایک تہبند۔
۵۔ بستر کی چادریں ۲ عدد۔
۶۔ تکیہ ایک عدد۔
۷۔ تولیہ۔
۸۔ لوٹا' بالٹی ایک عدد۔ مگ۔ پلیٹیں ۲ عدد۔ چمچے ۲۔ گلاس ایک عدد۔
۹۔ ایک چھوٹا واٹر کولر۔
۱۰۔ چائے کا سامان۔
۱۱۔ حجامت کا سامان قینچی' سوئی' تاگہ' بٹن' کنگھا' سرمہ' آئینہ' تیل' خوشبو' مسواک' پیسٹ۔
۱۲۔ چاقو ایک عدد۔
۱۳۔ ٹارچ۔
۱۴۔ آب زم زم کے لئے کین ۲ لیٹر۔
۱۵۔ ضروری ادویات۔
۱۶۔ حج کے کاغذات مثلاً" بینک کی رسید' شناختی کارڈ تصویر ۳ عدد' حج لیٹر' ہیلتھ سرٹیفکیٹ۔
۱۷۔ گلے میں ڈالنے کا بیگ۔
۱۸۔ جوتیاں رکھنے کے لئے تھیلی۔
۱۹۔ دستی پنکھا اور چپل۔
۲۰۔ صابن اور سرف بلا خوشبو۔
۲۱۔ دسترخوان پلاسٹک۔
۲۲۔ تسبیح سو دانہ والی۔
۲۳۔ قلم کاغذ سادہ لفافے۔
۲۴۔ رسی۔
۲۵۔ مارکر۔
۲۶۔ ٹائیلٹ پیپر کا رول۔

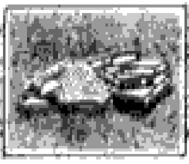

تاریخ کے اوراق سے

تاریخ کے آئینے میں

گجرات کے بعض درمند، رعایا پرور، رحمدل اور نیک سلاطین امراء و مشائخ

سلطان محمود بن محمد بیگڑہ

از: حضرت مولٰنا محمد یوسف متالا دارالعلوم بری

سلطان ابوالفتح سیف الدین محمود بن احمد بن محمد بن مظفر مشہور بہ محمود بیگڑہ کی تاریخ ولادت ۱۰ رمضان ۹ ۸۴ھ ہے صاحب النور السافر نے سخاوی کے حوالے سے سنہ ولادت ۸۴۹ھ لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ محمود بیگڑہ نے داؤد شاہ کی رحلت کے بعد ۸۶۳ھ میں تیرہ برس کی عمر میں عنان حکومت سنبھالی۔ محمود بیگڑہ کے جد امجد مظفر شاہ کے والد نے فیروز شاہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تھا یہاں محمود بیگڑہ کے خاندان کی تاریخ کا مختصر ذکر کر دینا مناسب ہوگا۔

محمود بیگڑہ کے جد امجد مظفر شاہ کے والد مظفر خاں کے والد کے مشرف بہ اسلام ہونے کا واقعہ یوں ہے کہ ایک روز سلطان فیروز شاہ شکار کے پیچھے دہلی سے نکلا۔ اتفاقاً لشکر سے جدا ہو کر تھانیسر کے پاس ایک گاؤں تھورو میں جا پہنچا وہاں [illegible] ایک شخص [illegible] اس کی خاطر تواضع کی فیروز شاہ بہت خوش ہوئے اور ایک رات وہاں گزاری اور ان کے مقدم کو مشرف بہ اسلام کر کے وجیہ الملک خطاب دیا رفتہ رفتہ ان کا شمار امیروں کے زمرے میں ہونے لگا۔

مظفر شاہ اور گجرات فیروز شاہ کے زمانہ میں بہمنی خاندان کی خود مختار سلطنت دکن میں قائم ہو گئی تھی اس کے انتقال کے بعد اولاد کی نا اہلیت اور خانہ جنگیوں کی وجہ سے اطراف و جوانب میں فتنہ فساد برپا ہو گیا تھا۔ گجرات کے گورنر نے بھی بغاوت کر لی تھی۔ اس وقت فیروز شاہ کے بیٹے محمد شاہ تغلق کے ہاتھوں میں سلطنت تھی محمد شاہ نے مظفر شاہ کو ۷۹۳ھ میں گجرات کی حکومت دے کر روانہ کیا۔ مظفر شاہ نے گجرات پہنچ کر فتنہ فساد کو ختم کیا جس سے بہت جلد امن ہو گیا۔ مظفر شاہ نے نہایت ہی حکمت سے قرب و جوار کے جاگیرداروں کو اپنا گرویدہ بنا لیا ادھر دہلی میں محمد شاہ کی سلطنت روز بروز رو بہ زوال ہو رہی تھی بادشاہ ہی کے ایک وزیر اقبال خان نے سلطنت پر قبضہ کر لیا اور پھر فیروز شاہ کے خاندان سے بادشاہت چلی گئی۔

اس تباہی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جونپور اور مالوہ کے حکام خودمختار ہوگئے مظفر شاہ کے لیے بھی اس کا موقع تھا کہ وہ اپنی خودمختاری کا اعلان کرے مگر انہوں نے عرصہ تک اس کی جسارت نہ کی آخرکار علماء و مشائخ کی استدعا اور اپنے بیٹے سلطان محمد عرف تاتار خان کے اصرار پر ۸۱۰ھ میں مظفر شاہ کا لقب اختیار کرکے اپنی خودمختاری کا اعلان کر دیا۔ مظفر شاہ کا اصلی نام ظفر خان تھا۔

سلطان محمد عرف تاتار خان: سلطان محمد تاتار خان محمد شاہ تغلق کا وزیر تھا اقبال خاں کے غلبے کے باعث دہلی چھوڑ کر اپنے باپ مظفر شاہ کے پاس گجرات چلا آیا بیٹے نے باپ کو اس بات پر ابھارنے کی کوشش کی کہ اقبال خاں کا مقابلہ کرکے دہلی پر قبضہ کرلیں لیکن مظفر شاہ نے یہ بات نہ مانی اور گوشہ نشینی اختیار کرکے صوبہ گجرات کی حکومت اپنے بیٹے کے حوالے کردی حکومت سنبھالنے کے بعد محمد تاتار خاں نے اپنے نام کا سکہ اور خطبہ جاری کروا دیا ابھی دو ماہ ہی گزرے تھے کہ کسی نے انہیں زہر دے کر شہید کر دیا۔

بیٹے کی رحلت کے بعد مظفر شاہ نے پھر حکومت سنبھالی اور تقریباً چار سال حکومت کرکے ۸۱۴ھ میں اس دنیا کو خیرباد کہا۔

احمد شاہ بن محمد تاتار خاں: مظفر شاہ کے انتقال کے بعد ان کے پوتے احمد شاہ تخت نشین ہوئے یہ وہی بادشاہ ہیں جنھوں نے احمد آباد کی بنیاد ڈالی تھی۔ اور اس شہر کو ایسی خوش اسلوبی سے آباد کیا کہ عرصہ دراز تک ہندوستان کا بے نظیر شہر سمجھا جاتا رہا۔ احمد شاہ نے اپنے عہد میں ہندو راجاؤں کے حملوں سے محفوظ رہنے کے لیے اپنی سرحدوں کو مضبوط کرنے کی طرف توجہ دی۔ ان کی حکمرانی کا سب سے بڑا کارنامہ حکومت کے قوانین و ضوابط تھے احمد شاہ نے تقریباً ۳۲ سال حکمرانی کی اور ۸۴۶ھ میں وفات پائی۔

محمد شاہ بن احمد شاہ: احمد شاہ کے انتقال کے بعد ان کے بیٹے محمد شاہ جانشین ہوئے۔ یہ عافیت پسند اور فیاض طبیعت تھے فیاضی کی وجہ سے لوگ انہیں زربخش کہا کرتے تھے محمد شاہ کے زمانہ میں محمود شاہ خلجی بادشاہ مالوہ نے گجرات پر چڑھائی کی وزراء نے مدافعت کے لیے انہیں بہت کہا لیکن آمادہ نہیں ہوئے اس سے وزراء نے یہ محسوس کیا کہ وہ بھاگنا چاہتے ہیں اور حکومت خلجی کے ہاتھ میں چلے جانے کا خطرہ ہے لہٰذا زہر دے کر ان کا کام تمام کر دیا اور ان کے بیٹے قطب الدین کو تخت نشین کر دیا محمد شاہ نو برس حکمرانی کی اور ۸۵۵ھ میں وفات پائی۔

قطب الدین احمد شاہ: محمد شاہ کے انتقال کے بعد ان کے بڑے بیٹے جب برسر اقتدار ہوئے تو اپنا نام احمد شاہ رکھا دلیری اور بہادری میں ممتاز تھے انہوں نے سب سے پہلے محمود خلجی کا مقابلہ کیا اور اس کو پے در پے شکستیں دیں تقریباً آٹھ سال حکمرانی کرکے ۸۶۳ھ میں وفات پائی۔

محمود شاہ بیگڑہ: قطب الدین کے انتقال کے بعد ان کے چھوٹے بھائی ابوالفتح سیف الدین محمود شاہ گجراتی المعروف بہ محمود بیگڑہ نے تقریباً ۱۵ سال کی عمر میں حکومت سنبھالی یہی وہ بادشاہ ہیں جن کا ذکر یہاں مقصود ہے۔

محمود شاہ کو خدا تعالیٰ نے نہایت اعلیٰ اوصاف کے ساتھ متصف کیا تھا اور ایسے اخلاق حسنہ سے نوازا تھا جو عام طور پر بادشاہوں میں کم ہی پائے جاتے ہیں اپنی حکمت عملی سے ملک کو سرسبز و شاداب کر دیا احمد آباد کو صنعت و حرفت کا مرکز بنا دیا ان ہی کے عہد حکومت میں سورت بھروچ کھمبات وغیرہ تجارت کی گرم بازاری سے بہت آباد اور پررونق ہوگئے نہروالہ بڑودہ سلطانپور احمد نگر وغیرہ کی شہرت میں اضافہ ہوا۔ انہوں نے جانپانیر کے قریب محمد آباد جونا گڑھ میں مصطفیٰ آباد اور احمد آباد سے بارہ کوس پر محمود آباد کے نام سے متعدد شہر آباد کیے۔ مدرسے اور خانقاہیں تعمیر کرائیں زراعت کو ترقی دی۔ پھل دار درخت لگوائے نہریں اور چشمے کھودنے میں رعیت کی امداد کی ہندسی معمار اور صنعت کار دوسرے ملکوں سے امنڈ آئے اور گجرات میں باغ و بہار آگئی جا بجا حوض کنوئیں باغات سرسبز و شاداب کھیتیاں میوہ دار درخت اور قسم قسم کے کپڑے بننے لگے جن کی مانگ بیرونی ملک سے بھی آتی رہتی تھی یہ سب سلطان محمود شاہ بیگڑہ کی توجہ کا ثمرہ تھا

ان کے یادگار کارناموں میں سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے دل کھول کر علم اور اہل علم کی سرپرستی کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عرب و عجم کے مشاہیر علماء گجرات میں جمع ہو گئے اور گجرات رشک بلاد یمن ہوگیا اور پھر یہاں حدیث کا خوب چرچا ہوا۔

علامہ جلال الدین محمد بن مالکی مصری تشریف لائے تو موصوف کو ملک المحدثین کا خطاب دیا علامہ مجد الدین محمد بن محمد ایجی تشریف لائے تو انہیں رشید الملک کا خطاب سے نوازا انہی کے دور میں ابوالقاسم بن احمد بن محمد شافعی کا ورود ہوا

عادات و خصائل: سلطان محمود نہایت پاک دامن

خلافت عباسیہ کے دور کا ایک واقعہ

مرزا قادیانی کے ایک بھائی مدعی نبوت نے انسانی گوشت حلال قرار دیا

خلافت عباسیہ کے دور میں علی بن محمد خارجی نامی ایک معمولی شاعر نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا اور ایسا شاطرانہ جال بچھایا تھا کہ اس عہد کے نہایت لائق و فائق لوگ اس جال میں پھنس گئے اور وہ ذہنی اور عقلی دولت سے مالا مال اور انسانی نفسیات کا ماہر نباض تھا۔ خلافت عباسیہ جھوٹے نبی علی بن محمد خارجی کے تمام تر فتنہ و فساد کے باوجود اس دشمن اسلام اور فتنہ پرور جماعت کو ختم کرنے پر قادر نہیں تھی بلکہ اپنے داخلی اور خارجی مسائل میں بری طرح گرفتار تھی۔ خلافت عباسیہ کی انہی کمزوریوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے علی بن محمد خارجی نے مسلمانوں کے قتل و غارت گری کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ مسلمانوں کے لوٹنے اور قتل کرنے کے علاوہ اس درندہ صفت انسان نے اپنے پیروکاروں پر مسلمانوں کا گوشت حلال قرار دے دیا اور چشم فلک نے انسانوں کو انسانوں کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا۔ اسی دوران تائید ایزدی سے خلافت عباسیہ کو دو افراد میسر آگئے "ابو احمد اور شہزادہ ابو عباس۔ ان دونوں باپ بیٹے نے اس عظیم فتنے کا نہایت ہوشیاری اور بہادری سے مقابلہ کیا اور جھوٹے نبی علی محمد چودہ برس چار مہینے ہنگامہ خیز زندگی گزارنے کے بعد اپنے ماننے والوں کو لاوارث چھوڑ کر مارا گیا۔ ابو احمد اور شہزادہ ابو عباس کی بے مثل تگ و دو تاریخ عباسیہ کی اسلامی غیرت کا نشان بن گئی۔

(مرسلہ: راشد علیم)

خوش اخلاق کثیر الاحسان والکرم تھے۔ ان کے اچھے اوصاف کا ذکر صاحب النور السافر اور مولف ثمراۃ سکندری نے کیا ہے آخر الذکر نے لکھا ہے کہ محمود بیگرہ ۹۱۶ھ میں نہروالہ پٹن تشریف لے گئے وہاں کے علماء کی زیارت کی متوفین کی قبروں پر دعا پڑھی اور تفسیر و حدیث کے لیے ایک مجلس مذاکرہ منعقد کی علماء کے لیے عطایا و وظائف میں اضافہ کیا اپنے اسلاف کے قبرستان میں اپنے لیے قبر کھدوائی کبھی کبھی اس کو دیکھنے کے لیے جاتے ایک روز قبر کا دہانہ کھلوا کر دیکھا اور اس کے کنارے پر بیٹھ کر فرمایا۔

اللھم ان ھذا اول منازل الآخرۃ فسھلہ ولجعلہ من ریاض الجنۃ

اے اللہ یہ آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے سو اس کو آسان کر دے اور اسے جنت کی کیاریوں میں سے بنا دے۔

خوف خدا :۔ آخر عمر میں عبادت کی طرف زیادہ متوجہ ہو گئے تھے اور رقت قلب کی وجہ سے برابر روتے رہتے ان کا ایک امیر ملک سارنگ عرف قوام الملک تھا احمد آباد سے باہر سارنگپور اسی کا آباد کیا ہوا ہے اس نے سلطان محمود کو کثرت سے روتے ہوئے دیکھ کر دریافت کیا کہ دولت بھی ہے شہنشاہی بھی پھر رونے کی کیا وجہ سلطان نے جواب دیا کہ تمہیں کیا بتاؤں میرے مرشد شاہ عالم قدس سرہ نے میرے لیے دعا فرمائی تھی کہ محمود کی عاقبت محمود ہو لیکن جس قدر سوچتا ہوں تو یہی سمجھ میں آتا ہے کہ عاقبت محمود نہ ہو سکے گی عمر کی نہر بہتی چلی جاتی ہے اور جو بہہ گئی وہ واپس نہیں آتی دل حرتوں سے بھرا ہوا ہے۔ ایک مرتبہ قبر کا گڑھا چاندی سے پُر کر کے خیرات کر دیا۔

فیاضی :۔ خدا تعالیٰ نے سلطان محمود کو سخاوت کی دولت سے بھی نوازا تھا روزانہ ان کے حکم سے کھانے کے وقت نقارہ بجایا جاتا اور منادی آواز دیتا کہ جس کا جی چاہے دسترخوان پر آکر شریک ہو دسترخوان پر طرح طرح کے کھانے پینے کی چیزیں ہوتیں آخر میں شرکاء کو پان اور عطریات دیئے جاتے

باقی آئندہ

گاہے گاہے بازخواں....

اہل اللہ کی قبور سے بشارات اور جنّت کی خوشبو

از: مولینا فاضل حبیب اللہ رشیدی جالندھری رح

۱۔ صاحب التصنیف الصحیح حضرت امام بخاری قدس اللہ اسرار ہم کے روضہ مبارک سے خوشبو آنے کا واقعہ رائحہ' عالم بھر میں خوشبو کی طرح پھیلا اور عالم اسلام معطر رہا۔ اس واقعہ کرامت سے کسی کو انکار نہیں یہ خوشبو کیسی؟ اور کیوں؟ بات صاف اور واضح ہے کہ حضرت امام بخاریؒ نے التصنیف بعد کتاب اللہ البخاری کی تخریج و جمع' تدوین و ترتیب میں جو محنت و جانفشانی کی ہے وہ اہل علم علی الخصوص محدثین حضرات پر مخفی نہیں یہ خوشبو علم حدیث کی خدمت کا صلہ ہے امام بخاریؒ نے صحیح بخاری کو حضور نبی کریم رسول رحیم علیہ التحیۃ والتسلیم کے روضہ اطہر کے سامنے بیٹھ کر اس طرح ترتیب دیا کہ ہر ہر حدیث با وضو' نوافل کے بعد دعا کرتے اور حضور علیہ السلام کے فیضان سے حدیث نقل فرماتے اور پوری ذمہ داری سے حدیث لکھتے ...."یہ عجمی سازش نہ تھی بلکہ عربی الہام اور مدنی القا تھا۔"

۲۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا السید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث اور عرب و عجم کے استاد اور ہندوستان کے مجاہد اعظم کی قبر شریف سے خوشبو زبان زد خواص و عام ہے۔

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کی قبر' دیوبند سے مٹی پاکستان تک لائی گئی اور یہاں بھی خوشبو سونگھی جا رہی تھی اور خوشبو برابر آ رہی تھی اور حضرت مدنیؒ کی کرامتوں میں یہ کرامت منقول جاری و ساری رہی حضرت مدنیؒ کی قبر سے خوشبو کا آنا بھی واضح ہے کہ آپ کی خدمت حدیث' تعلیم حدیث' تدریس حدیث' نشر و اشاعت حدیث بہت بڑا کارنامہ ہے۔ حضرت مدنیؒ کی زندگی کا وظیفہ حدیث پڑھنا پڑھاتا رہا ہے۔ مدینہ طیبہ سے لے کر دارالعلوم دیوبند تک آپ نے درس حدیث علی الخصوص صحاح ستہ کا جو درس دیا اور جس قدر علماء کو حدیث پڑھائی اور جتنے اہل علم بنائے اور جتنے علماء پیدا کئے یہ اظہر من الشمس ہے۔ حضرت مدنیؒ کو حدیث سے جو شغف و عشق تھا۔ اس کو دارالعلوم دیوبند کے طلباء اور علماء خوب جانتے ہیں کہ حضرت مدنیؒ ملک کے طول و عرض سے بسلسلہ جہاد حریت سفر کر کے دیوبند تشریف لاتے ہیں راقم آثم کے زمانہ طالب علمی میں رات کے بارہ بجے بھی آنا ہوا تو گھنٹہ بجوا دیا دارالعلوم میں چوبیس گھنٹوں میں کوئی وقفہ ایسا نہیں تھا کہ قال اللہ و قال الرسول سے کوئی احاطہ' کمرہ' دارالاقامہ' دارالتدریس' دارالحدیث' دارالتفسیر' دارالفقہ' دارالافتا' دارالقرات' دارالتجوید' دارالاہتمام' دارالکتب (وغیرہ ذالک من الشعب) خالی ہو۔ اندریں حالات رات کے ۱۲ بجے بھی گھنٹہ بجتا ہے تو طالبان حدیث بخاری' ترمذی' حدیث کی کتابیں اٹھائے ہوئے بھاگے بھاگے دارالحدیث میں جمع ہونے لگتے ہیں۔ متعدد بار ایسا ہوا کہ ہم لوگ بعد میں پہنچے۔ حضرت شیخ مدنی رحمتہ اللہ علیہ پہلے تشریف فرما ہیں کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا کہ حضرت شیخ تھکے ماندے ملک کے دور دراز آخری کنارے سے آئے ہیں اور آتے ہی حدیث کا درس شروع کر دیا درمیان میں کبھی نیند کے غلبہ سے اونگھ آنے لگی تو ایسے میں احادیث خود پڑھتے۔ دیوبند کے قبرستان سے ایسے واقعات تو بہت کثرت سے ظہور پذیر ہوتے رہے کہ قرآن و حدیث کی تعلیمات کا مرکز ہے۔

۳۔ دیوبند کے ایک بزرگ (غالباً حضرت میاں صاحبؒ کے بزرگوں میں سے) ایک ولی عالم' حافظ و قاری کی قبر سے تلاوت قرآن پاک کی آواز آیا کرتی تھی اور ان کی قبر کی مٹی بھر مٹی ہر بیماری کے لئے شفا ہونے لگی۔ تو پسماندگان ہر روز نئی مٹی ڈالتے بالآخر ایک دن حضرت خلف الرشید نے والد ماجد مرحوم و مغفور کی قبر مبارک پر جا کر عرض کیا کہ حضرت! اللہ کے لئے یہ سلسلہ بند کر لیجیئے اس سے فتنے پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ اس کے بعد یہ سلسلہ بند ہو گیا۔

۴۔ حضرت حافظ محمد ضامن صاحب شہید تھانوی رحمتہ اللہ علیہ جو ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں انگریزوں سے لڑتے لڑتے شہید ہوئے ان کی قبر پر ایک صاحب فاتحہ پڑھ رہے تھے کہ ان کی ظرافت نے کرامت بن کر قبر سے آواز دی کہ ارے میاں! ہم تو زندہ ہیں مردہ نہیں۔

یہ واقعات عقیدت کی بناء پر نہیں لکھے جا رہے بلکہ حقیقت پر مبنی ہیں۔

۵۔ قطب العالم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب

رحمتہ اللہ علیہ کی قبر مبارک کی مٹی سے خوشبو اور عجیب و غریب خوشبو کا ظہور نہ صرف اہل لاہور اور پاکستان کے دوسرے لوگوں نے محسوس کیا بلکہ غیر ملکوں کے لوگ بھی مٹی اٹھا کر ساتھ لے گئے۔ سائنس دانوں نے تجربہ و تحلیل کیا تو پھر بھی خوشبو تو آتی رہی مگر کوئی کیمیاوی مادی وجود ثابت نہ ہو سکا اخبارات میں یہ خبر مسرت اثر پہنچتی رہی دور دراز سے عوام و خواص نے تجربہ کیا اور یہ سلسلہ ڈیڑھ سال جاری رہا۔ اس میں اختلاف کی گنجائش نہیں تردد کی کوئی بات نہیں انکار کی مجال نہیں کہ حضرت شیخ التفسیر علیہ الرحمتہ نے پورے چالیس برس قرآن کریم کی وہ عظیم خدمات سرانجام دی ہیں جو رہتی دنیا تک مثال رہیں گی حضرت نے نہ صرف اہل لاہور کو قرآن شریف پڑھایا اور اس کی تفسیر سمجھا دی بلکہ لاہور کے عوام' خواص' طلبہ وکلاء' مجسٹریٹ' جج صاحبان' اور جدید تعلیم یافتہ لوگوں کو قرآن و حدیث سے مالا مال کر دیا بلکہ ہندو پاک اور افغانستان و ایران' ملایا' برما اور دنیا کے دیگر ممالک کے علماء و طلبہ کو مفسر و مترجم قرآن اور مدرس تفسیر و معلم ترجمہ بنا دیا۔ حضرت لاہوریؒ کا صدقہ جاریہ ہے۔ آپ نے عجیب سنت حسنہ' درس قرآن عوام کے لئے اور درس وتفسیر قرآن' خواص کے لئے ایک مربوط نظام اور بہترین نصاب کے ساتھ جاری و ساری فرما دیا۔ آج ہر مسجد میں درس قرآن کا سلسلہ ہے اور بہت مفید' یہ سلسلہ پنجاب میں حضرت ہی نے شروع فرمایا تھا۔ حضرت مرحوم جامعہ رشیدیہ منٹگمری کے افتتاح کے لئے منٹگمری تشریف لائے جامعہ کا افتتاح درس قرآن کریم سے فرماتے ہوئے بیان فرمایا کہ لاہور میں جب ہم نے کام شروع کیا اور درس قرآن مجید کا اجراء کیا تو مسجد لائن والی مختصری تھی ہم درس قرآن دیتے تو اہل بدعت اور جہلا کی طرف سے خشت باری ہوتی۔ ہم استقلال سے کام کرتے رہے اور قرآن مجید کا درس جاری رکھا تو ہمارے عزم و استقلال سے خشت باری بند ہو گئی دشنام طرازی چلتی رہی تا آنکہ تبرابازی بھی ختم ہو گئی مگر فتویٰ بازی بند نہ ہوئی حضرت نے فرمایا کہ قرآنی تعلیمات کی برکات نے ایسا کام کیا کہ الحمد اللہ بادل چھٹ گئے اور قرآن کریم کی تفسیر و درس کی طرف اہل علم حتیٰ کہ مشائخ کرام اور اکابر علماء نے توجہ فرمائی اور حضرات علماء کرام کی توجہات عالیہ اور ادعیہ خاصہ سے اللہ نے ترجمتہ القرآن کو مقبول عوام اور خواص بنا کر قرآنی مرکز بنا دیا حضرت لاہوریؒ نے قرآن کریم کو اس انداز سے پیش کیا کہ موجودہ دور کے رجحانات اور اقتضاء کو قرآن کا تابع و محتاج بنا دیا اور علی الخصوص حضرت شاہ ولی اللہؒ کے علوم و فیوض سے ترجمہ و درس قرآن کو مزین و خوبصورت بنا دیا علوم ولی اللھی کا درس بھی حضرت شیخ التفسیر کا رہین منت ہے۔ حضرت مولانا عبید اللہ صاحب سندھی رحمتہ اللہ علیہ نے فلسفہ ولی اللہ کی جو تحریک پیش کی تھی اس کے سب سے بڑے مبلغ حضرت لاہوری تھے۔ بیت الحکمتہ جامع ملیہ دہلی میں راقم خادم نے دونوں حضرات کے بعض خصوصی خطاب سے استفادہ کیا دونوں حضرات کے بیانات و خطابات علوم کے انمول موتی تھی۔ تو یہ قبر کی مٹی سے خوشبو قرآنی مسک ہے اور تفسیری عطر اور درس قرآن و تعلیم قرآن کی برکات کا ظہور... سبحان اللہ۔

۶۔ فقیہ العصر استاذ العلماء حضرت مولانا حافظ مفتی فقیر اللہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ رائے پوری جالندھری بانی جامعہ رشیدیہ منٹگمری نہایت متقی و عالم باعمل مخلص و بے نفس بزرگ اور نمونہ اسلاف تھے۔ حضرت مفتی صاحب مرحوم نے پورے پچاس برس قرآن و حدیث و فقہ حنفی کی وہ عظیم خدمات سرانجام دیں کہ ان کے تلامذہ راشدہ آج اکابر اہل علم میں شمار ہوتے ہیں اور ان کے فیوضات و صدقات سے سینکڑوں مدارس عربیہ قرآنیہ آباد ہیں۔ عرب تک صدقات جاری و ساری ہیں۔ حضرت مفتی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ کو ہوا۔ تقریباً اٹھارہ ماہ کے بعد حضرت مفتی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی قبر شریف سے عجیب بشارت و خوشبو آنے کا واقعہ صادقہ تازہ پیش آیا کہ منٹگمری کے ایک مخیر تاجر صالح شیخ حاجی فتح محمد صاحب مرحوم کا انتقال ہوا۔ مرحوم کے ابناء حاجی محمد ابراہیم' شیخ محمد صدیق نعمت اللہ صاحبان نے اپنے والد کی قبر حضرت مفتی صاحبؒ اور قاری لطف اللہ شہید مرحوم کے اقدام میں کھو دی۔ گورکنوں کی عجلت و غلطی سے حضرت مفتی صاحب کی قبر میں سوراخ ہو گیا۔ محمد شفیع

گورکن اور دوسرے ساکنان پیر بخاری (قبرستان منٹگمری) کا بیان ہے کہ قبر مبارک حضرت مفتی صاحبؒ سے ایسی عجیب و بہترین خوشبو آنا شروع ہوئی کہ ہم حیران اور مست ہو گئے چند منٹ سوراخ کھلا رہا اور خوشبو جاری رہی.... یہ خبر قبرستان میں پھیلنے لگی تو ہم نے سوراخ بند کر دیا۔

حاجی صاحبؒ کے بڑے لڑکے حاجی ابراہیم' شیخ اللہ بخش اور رانا غلام محمد صاحبان تاجران غلہ منڈی منٹگمری قبر دیکھنے آئے تو انہوں نے سوراخ مکرر کھلوا لیا تینوں صاحبان کا حلفیہ بیان یہ ہے کہ حضرت مفتی صاحب مرحوم و مغفور کی قبر سے تین بشارات کا علم و ظہور ہوا اول قبر نہایت وسیع ہے دوم جسد مبارک بالکل صحیح و سالم' داڑھی مبارک سفید' چہرہ مہرہ چمکتا ہوا گویا سو رہے ہیں اور آرام فرما رہے ہیں سوم قبر سے خوشبو حد کمال کو پہنچی ہوئی تھی چونکہ یہ خبر شہر میں پھیلنے کا اندیشہ تھا اس لئے چند منٹوں کے بعد قبر کو بند کر دیا گیا یہ واقعہ متعدد اور مختلف حضرات نے بتایا۔ یہ خوشبو بھی قرآن و حدیث' فقہ کی تعلیم و تدریس اور خدمات اسلامی کی عطر ریزی اور مشک بیزی ہے۔ حضرت مفتی فقیر اللہ رحمتہ اللہ علیہ حضرت شیخ الہند رحمتہ اللہ علیہ کے خصوصی تلامذہ میں سے ہیں اور حضرت شیخ الہند سے بیعت اور مجاز بھی۔ حضرت مفتی صاحبؒ کے تلامذہ میں حضرت مولانا خیر محمد صاحبؒ' مولانا محمد علی صاحب جالندھری' مولانا محمد صاحب انوری لائل پوری' حضرت مولانا حبیب الرحمان صاحب لدھیانوی' حضرت مولانا عبدالجبار صاحب حصاروی' حضرت عطائی مرحوم شامل ہیں مدینہ منورہ مدرسہ سلفیہ کے بانی حضرت مولانا رشید احمد سلفیؒ بھی آپ کے تلمیذ رشید تھے۔

حضرت مولانا رشید احمد سلفی مدرسہ سلفیہ مدینہ پاک کے بانی و مہتمم شیخ الحدیث تھے راقم الحروف مدینہ حاضر ہوا تو فرمانے لگے کہ تمہارے والد ماجد کا صدقہ جاریہ مدرسہ سلفیہ ہے جو حضور علیہ السلام کے شہر میں جاری و ساری ہے۔ سبحان اللہ مدارس عربیہ اسلامیہ کے فیوضات و برکات اور صدقات جاریہ بھی عجیب و غریب ہیں بہرحال حضرت مفتی فقیر اللہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی یادگار جامعہ رشیدیہ منٹگمری ہے۔

خلاصہ المرام

حضرت مفتی فقیر اللہ رحمتہ اللہ علیہ کی قبر سے خوشبو نے حضرت شیخ التفسیر کی کرامت کی تصدیق فرما دی ایک بزرگ عالم نے فرمایا کہ یہ خوشبو قرآنی تعلیمات کا مظہر اور ثمرہ ہے قرآن کی تعلیم سے قبر منور روشن اور معطر ہوئی۔

سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم و ما ذالک علی اللہ بعزیز۔

ہر گز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

آپ کے مسائل

ٹیلیفون پر نکاح

س : میری عمر ۲۴ سال ہے۔ میرا نکاح ٹیلیفون پہ ہوا تھا ۱۹۹۰ کو جس سے ہوا ان کا نام ندیم ہے اور وہ اس وقت امریکہ میں تھے اور نکاح کے وقت لڑکے کے گھر سے کسی نے شرکت نہیں کی تھی اور لڑکے کے دوست کے گھر والوں نے شرکت کی اور میری طرف سے میری بڑی بہن اور بہنوئی نے شرکت کی۔ چونکہ میرے والدین کا انتقال ہو چکا ہے پھر وہ لڑکا ندیم امریکہ میں غلط کاموں میں پڑ گیا اور وہاں ایک ہندو لڑکی سے شادی کر لی۔ پھر Feb - 1991 - ۱۳ کو صبح فون کر کے فون پر ہی طلاق دے دی تین مرتبہ ایک ساتھ اور کہا کہ میں طلاق کے کاغذات اور ۲۵ ہزار مہر تمہیں بھجوا دوں گا مگر آج تک اس کا کوئی پتہ نہیں ہے میرے پاس۔ اور اب آفتاب نام کے لڑکے سے میری منگنی کر دی ہے گھر والوں نے آفتاب کو یہ سب باتیں معلوم ہیں اور وہ کہتا ہے کہ ٹیلیفون پر نکاح جائز نہیں۔ جب کہ امریکہ میں ندیم کے پاس دو گواہ اس کے اپنے دوست تھے۔

اب مسئلہ یہ ہے کہ میں کورٹ کچہری کے چکر نہیں لگانا چاہتی ہوں۔ آفتاب کے گھر والے اس منگنی سے بہر حال خوش نہیں ہیں وہ مجھ سے جلد از جلد نکاح کرنا چاہتے ہیں جبکہ میرا ابھی طلاق نامہ نہیں آیا ہے نکاح نامہ میرے پاس ہے اور کاپی امریکہ میں اس کے پاس ہے۔ میں کس طرح ندیم سے چھٹکارہ حاصل کروں ورنہ آفتاب کا رشتہ بھی ختم ہو جائے گا اور پھر میری شادی ناممکن ہو جائے گی۔

ج : اول تو ٹیلی فون پر نکاح ہوتا ہی نہیں۔ پھر جیسا اس نے ہوائی نکاح کیا تھا ویسی ٹیلی فون پر طلاق بھی دے دی۔ اور اس کا طلاق نامہ آئے یا نہیں آپ کا وہ ہوائی نکاح بھی باقی نہیں رہا۔ اطمینان سے دوسری جگہ نکاح کر لیجئے۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ میری چھوٹی بہن کا نام قیصر حبیب ہے۔ جبکہ اس کا نام اسے اور ہم گھر والوں کو بالکل پسند نہیں ہے اور اس کے مطالب بھی اچھے نہیں ہیں اور ہم اس کا نام سعیدہ حبیب رکھنا چاہتے ہیں باقی آپ مشورہ دیجئے۔

ج : قیصر کی جگہ کوثر رکھ لیجئے۔

(رمیفن) اور (دوفشاں) نام کے مطلب بتا دیجئے؟ اور کیا یہ نام اچھے ہیں یا نہیں؟

ج : مہمل الفاظ ہیں۔

چند مسائل

س : "خواجہ شمس الدین عظیمی" کی کتاب "تجلیات" میں صفحہ نمبر ۲۴۲ پر بعنوان "گانا بجانا" میں تحریر کرتے ہیں کہ ...... عید کا دن تھا گھر کنیز یں بیٹھی اشعار گا رہی تھیں کہ اسی دوران حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے۔ بولے "نبیؐ کے گھر میں گانا بجانا کیسا؟ نبی برحق نے فرمایا "ابوبکرؓ! ہر جشن وہر قوم کے لئے تہوار کا ایک دن ہوتا ہے اور آج ہماری عید ہے۔

دوسری جگہ اسی صفحہ پر تحریر ہے۔ ایک مرتبہ تہوار کے دن کچھ حبشی بازی گر کرتب دکھا رہے تھے آپؐ نے یہ کرتب خود بھی دیکھے اور حضرت عائشہؓ کو بھی دکھائے آنحضرتؐ نے ان بازی گروں کو شاباش بھی دی۔

"مجھے ان تحریروں میں تردد ہو رہا ہے۔ لہذا قرآن وسنت کی روشنی میں جواب سے مستفید فرمائیں کیونکہ ان اقتباسات کے ساتھ کوئی حوالہ نہیں ہے۔

ج : یہ دونوں واقعے صحیح ہیں مگر ان کے سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی ہے۔ پہلے واقعہ میں چھوٹی بچیاں خوشی کے گیت گا رہی تھیں۔ ان کو اس خوشی کے دن اجازت دی گئی۔ دوسرے واقعہ میں یہ حبشی لوگ مجاہدانہ مشقیں کر رہے تھے۔ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی ملاحظہ فرمایا۔ اور حضرت عائشہؓ کو بھی دکھایا۔

س : یہ عظیمی صاحب روحانی علاج کرتے ہیں آپ سے مشورہ ہے کہ ان کی روشنیوں کے تیل یا وہ جو علاج تجویز کریں کیا اس پر عمل کر دوں؟

ج : میں اس کو روحانی علاج نہیں سمجھتا۔ روح کو لاحق شدہ بیماریوں کے علاج کا نام "روحانی علاج" ہے، عظیمی صاحب جو علاج بتاتے ہیں ان کا روح کی بیماریوں سے تعلق نہیں، عظیمی صاحب کے علاج سے آپ کو نفع ہو تو کر لیجئے۔

س : آپریشن کے بعد میری دونوں ٹانگیں چلنے کے قابل نہیں ہیں بالکل سن ہیں پیٹھ سے پاؤں تک

باقی صفحہ ۲۴ پر

بزم ختم نبوت

اسلام اور غیر مسلم اقلیتیں ' اعجاز احمد انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور

شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اندراج کا مطالبہ نہ صرف ملک دشمن اسلام دشمن قوتوں کی بیخ کنی کا ذریعہ ہے بلکہ نظریہ پاکستان کے عین مطابق ہے اور ملک پاکستان میں نفاذ اسلام کی طرف ایک قدم ہے جو کہ نظریہ پاکستان کی روح ہے۔ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے خلاف عیسائی اقلیتوں کی طرف سے جو واویلا مچایا گیا اس کی حقیقت سے تو آپ بخوبی واقف ہوں گے کہ پس پردہ اصل حقائق کیا ہیں مذہب کے خانے کے مطالبہ سے زک تو اصل میں قادیانی مفاد پر پڑتی ہے جو کہ ملک اور اسلام کے دشمن ہیں عیسائیوں کو تو آلہ کار بنایا گیا ہے اس لئے میں اس مضمون کے ذریعے اپنے عیسائی ہم وطنوں سے مخاطب ہوں کہ پاکستان میں نفاذ اسلام سے متعلق جو اقدامات اٹھائے جاتے ہیں یا جن کا مطالبہ کیا جاتا ہے چاہے وہ سود کے خاتمے کا مطالبہ ہو یا شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا مطالبہ ہو اس سے متعلق عیسائیوں کا خوف بے بنیاد ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ تم کو ان لوگوں کے ساتھ احسان اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین کے معاملے میں نہیں لڑتے اور تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا اللہ انصاف کا برتاؤ کرنے والوں سے محبت رکھتے ہیں (۸:۶۰)

آج تمہارے لئے پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں ہیں اور اہل کتاب کا ذبیحہ تم کو حلال ہے اور تمہارا ذبیحہ ان کو حلال ہے اور پارساؤں میں جو مسلمان ہوں اور پارسا عورتیں ان لوگوں میں سے جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے ہیں (5:5)

قرآن مسلمانوں کو اقلیتوں کے ساتھ رحم دلانہ اور منصفانہ سلوک کا سبق دیتا ہے عبادت کے معاملے میں وہ آزاد ہیں اور اسلامی ریاست کے شہری ہونے کے ناطے معاشرتی حقوق و فرائض سے بھی وہ اسی طرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس طرح کہ مسلمانوں کے بارے میں عیسائیوں کے شک و شبہات اور خوف بے بنیاد ہیں۔ جہاں تک اسلام کی عیسائیوں (اقلیتوں) کے بارے میں ان تعلیمات پر عمل کا تعلق ہے تو ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے بلکہ ایک عیسائی عالم کی تصانیف کا حوالہ دیں گے سر آرنلڈ کے بارے میں کوئی بھی عیسائی یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ خواہ مخواہ اسلام کی حمایت کریں گے یا اسلام کی عقیدت میں مبتلا ہوں گے۔ سچ تو یہ ہے کہ انہوں نے تاریخ کا غیر جانبدارانہ جائزہ لیا ہے۔ سر آرنلڈ اپنی کتاب

The Preaching Of Islam.

میں لکھتے ہیں۔

"یہ بات کہ ان لوگوں کا قبول اسلام کسی طاقت کا جبر کا نتیجہ نہیں تھا ان خوشگوار تعلقات سے بھی واضح ہوتی ہے جو اس زمانے کے عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان موجود تھے۔ خود محمد صلعم نے کئی ایک عیسائی قبائل سے معاہدات کئے جن کی رو سے آپ نے ان کی حفاظت کا ذمہ لیا اور انہیں اپنے مذہب پر آزادی سے عمل کرنے کی ضمانت دی اور ان کے مذہبی پیشواؤں کے ان تمام حقوق اور اقتدار کو قائم رکھا جو انہیں اسلام سے قبل حاصل تھے۔"

....

"پہلی صدی ہجری کے مسلمان فاتحین نے عربی النسل عیسائیوں سے جس رواداری کا مظاہرہ کیا اور جس کا سلسلہ ان کے بعد آنے والی نسلوں نے بھی جاری رکھا ان کو دیکھتے ہوئے ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ جن عیسائی قبائل نے اسلام قبول کیا انہوں نے برضا و رغبت ایسا کیا۔"

....

آگے چل کر لکھتے ہیں۔

"جب مسلمان افواج وادی اردن میں پہنچیں اور حضرت ابو عبیدہؓ نے فحل کے مقام پر اپنا خیمہ لگایا تو اس علاقے کے عیسائی باشندوں نے عربوں کو لکھا اے مسلمانو ہم تمہیں بازنطینیوں پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ وہ ہمارے

نعت

نرگس اندر باغ حیراں از نگاہ مست تو
مست آہو در بیاباں از نگاہ مست تو
گل کند چاک گریباں از نگاہ مست تو
خاروار و گل بداماں از نگاہ مست تو
جامہ نیلی کرد سوسن لالہ زد در سینہ داغ
کاکل سنبل پریشاں از نگاہ مست تو
قمریاں کو کو نمایاں عندلیباں صد ہزار
در فراق یار نالاں از نگاہ مست تو
گل منم بلبل منم پیش تو اے رشک چمن
گاہ نالاں گاہ گریاں از نگاہ مست تو
حال جامی را چہ پرسی تیر خوردہ در جگر
گاہ افتاں گاہ خیزاں از نگاہ مست تو

(مولانا عبدالرحمان جامی)

قومی بربادی اور ترقی کے اسباب

کسی قوم کی تباہی اور بربادی کے تین اصول ہیں۔

(۱) جہالت: کہ راستہ ہی دکھائی نہ دے۔ (۲) بدخلقی: کہ تہذیب و شائستگی کا سرا ہاتھ سے چھوٹ جائے اور انسان کی بجائے حیوان بن جائے۔ (۳) بے عملی: کہ سست اقوام کا نتیجہ ہمیشہ ذلت، خواری اور پستی و غلامی نکلا ہے۔ دنیا کی جو قوم بھی ہلاک ہوتی ہے۔ وہ ان ہی تین بیماریوں سے ہلاک ہوتی ہے۔

اس کے بالمقابل تین اصول ہمیشہ قوموں کے عروج و ارتقاء کا راستہ ثابت ہوئے ہیں۔

(۱) علم نافع: جس سے دارین کی ترقی اور سرخروئی کی راہیں نظر آئیں۔

(۲) اخلاق حسنہ: جن سے ان راہوں پر چلنے کی قوت ملے۔ (۳) عمل صالح: جس سے زندگی کی برتری اور عزت ممکن ہو۔

خطبات مولانا قاری محمد طیب صفحہ ۲۴۴ / ج ۳

دراب پٹیل صاحب انصاف کیجئے

دراب پٹیل کا یہ بیان کہ بھارت میں اقلیتوں کی حالت پاکستان کی نسبت بہترین ہے' سراسر حقائق سے چشم پوشی ہے۔ وہ کبھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے فیصلے کے خلاف بیان بازی کرتے ہیں اور کبھی پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کی حق تلفی کی بات کرتے ہیں اور اس طرح دراصل وہ بیرونی ممالک میں پاکستان کے وقار کو مجروح کرنے کی سازش میں مصروف ہیں۔ انہیں بھارت کی مسلم دشمنی نظرانداز نہیں کرنی چاہئے جو بھارتی سیکولرازم اور استحصالی نظام کی بھینٹ چڑھ چکی ہیں صرف جون ۹۰ء سے دسمبر ۹۲ء تک ۳۴۵۱۵ مسلمانوں کو شہید اور ۵۵۴۴۲ کو معذور کیا جاچکا ہے۔ اعداد و شمار اور بھارتی مظالم کی ایک طویل فہرست ہے جن سے چشم پوشی ظلم ہے۔ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ دراب پٹیل نے کشمیری مسلمانوں پر ہونے والے مظالم' بابری مسجد کی شہادت اور فرقہ وارانہ فسادات میں روزانہ بے گناہ بھارتی مسلمانوں کے قتل پر آج تک کوئی بیان نہیں دیا۔

(امیر الملک ناز' جامعہ کراچی)

مرکز اسلام سے دور بہت دور! نہ جبر و تشدد سے' نہ دعوت و تبلیغ سے' پھر امریکا جیسا عیاش غافل و بدکردار ملک لیکن اسلام ایک نور ہے جب راہ پاتا ہے تو قلب و دماغ کی ظلمتوں کو تار تار کر دیتا ہے اسلام مثل نقش اور بوٹے عنبری ہے اس نے ہمیشہ فکر و ذہن کی تنگنائیوں کو وسعت بیکراں بخشی' بنی بے ذوقی کو ذوق لطافت اور لذت اندوزی عطا کی۔

فنزویل اب فنزویل نہیں رہے وہ فارض رحمت اللہ نامی مسلم شخصیت گرامی ہیں وہ اپنا قصہ بیان کرتے ہیں۔

بچپن سے ہی مذہب کی طرف میلان تھا لیکن میں بدنصیبی یا خوش نصیبی سے تمیز کا فوگر افر ہو گیا اب مجھے مذاہب پر بہ نظر غائر مطالعہ کا شوق ہوا قدیم تاریخ اور دینی عقائد کا مطالعہ کرتا تھا لیکن عربی زبان سے نابلد تھا۔ ہاں فارسی اسلامی لٹریچر کے مطالعہ سے طبیعت میں ایک سخت میلان دین اسلام کا پیدا ہوا اگرچہ میں اسلام سے بالکل ہی کورا تھا مجھے اس دین میں اپنا مقصد مل گیا میرا احساس منفعل ہو گیا میں نے دیکھا کہ اسلام سارے حاوی مذاہب کو سراہتا

حضرت ابوبکر صدیقؓ اور اطاعت رسولؐ

"عمرؓ! تم جاہلیت میں تو بہت بہادر تھے' اب تمہیں کیا ہو گیا ہے؟" یہ الفاظ سیدنا ابوبکرؓ نے عنان حکومت سنبھالنے کے بعد حضرت عمر فاروقؓ سے اس وقت کہے جب انہوں نے عرض کیا کہ مدینہ منورہ کے اردگرد کے قبائل کے برے ارادوں کے سبب حضرت اسامہؓ کے لشکر کو جسے جناب رسول پاکؐ آخری وقت سے کچھ دن پہلے سرحد شام کی طرف کوچ کا حکم فرما چکے تھے اور جو آنجنابؐ کی بیماری کی شدت کے باعث رک گیا تھا' نہ بھیجیں۔

پھر فرمایا۔ "اگر جنگل کے بھیڑیئے مدینہ منورہ میں داخل ہو کر مجھے اٹھا کر لے جائیں تو بھی وہ کام کرنے سے رک نہیں سکتا جس کا حکم رسول اکرمؐ فرما چکے ہیں۔"

لوگوں نے حضرت عمرؓ کو دوبارہ اس گزارش کے ساتھ بھیجا کہ اگر اس لشکر نے جانا ہی ہے تو اسامہؓ کی جگہ کوئی تجربہ کار اور معمر شخص لشکر کا سپہ سالار مقرر کر دیا جائے (حضرت اسامہؓ اس وقت بیس برس کے نوجوان تھے) بات سن کر سیدنا صدیق اکبرؓ سخت غضب ناک ہوئے اور فرمایا۔ "عمرؓ! اسامہؓ کو رسول اللہؐ نے اس لشکر کا امیر مقرر فرمایا ہے اور تم مجھے کہتے ہو کہ میں اسے اس عہدہ سے ہٹا دوں۔"

حضرت عمرؓ پشیمان واپس آگئے۔

اگر حضور اکرمؐ کے بعد سیدنا صدیق اکبرؓ حکومت کی ذمہ داری نہ سنبھالتے تو امت مسلمہ پر اطاعت رسول پاکؐ کا صحیح مفہوم واضح ہی نہ ہوتا۔

مدینہ منورہ کے اردگرد کے قبائل نے زکوۃ دینے سے انکار کیا تو بعض کبار صحابہ نے بھی حالات کی نزاکت کے پیش نظر ان سے درگزر کی پالیسی اپنانے کا مشورہ دیا مگر یہاں بھی سیدنا صدیق اکبرؓ کا آہنی عزم کام آیا۔ انہوں نے کہا۔ "دین اسلام' جیسے حضور اکرمؐ کے دور میں تھا۔ اس میں سرمو انحراف نہیں ہونے دوں گا۔ اگر وہ اس زکوۃ میں سے جو وہ رسول پاکؐ کے دور مبارک میں ادا کرتے تھے مجھے ایک رسی (جس سے اونٹ کا گھٹنا باندھا جاتا ہے) کم دیں تو میں ان کے خلاف ضرور جہاد کروں گا۔

وہ لوگ کہتے تھے۔ "ہم صلوۃ ادا کریں گے مگر زکوۃ نہیں دیں گے۔"

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا۔ "میں صلوۃ اور زکوۃ میں فرق کرنے والوں سے ضرور لڑوں گا۔ کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے اور حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ اسلام قبول کرنے والے لوگوں کے ذمہ جو حقوق ہوں گے ان کا مطالبہ ان سے بہرحال کیا جائے گا۔"

یہ تھا سیدنا ابوبکرؓ کا ایمان اور یہ تھا ان کا جذبہ اطاعت رسول پاکؐ۔ دراصل احترام اطاعت رسول پاکؐ ہی سے ایمان کا اندازہ ہوتا ہے اور اس لحاظ سے حضرت صدیق اکبرؓ کا مرتبہ سب سے بلند تھا۔

جناب رسول پاکؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس کسی کا ہم پر احسان تھا ہم نے اس کا بدلہ اسی دنیا میں چکا دیا ہے مگر ابوبکرؓ کے احسانات مجھ پر اتنے زیادہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی ان کا بدلہ عطا فرمائے گا۔

مذہب پر ہیں کیونکہ تم نے ہمارے ساتھ اپنا عہد زیادہ اچھی طرح نبھایا ہے تم ہم پر زیادہ مہربان ہو کوئی بے انصافی نہیں کرتے اور ہم پر تمہاری حکومت ان کی حکومت سے بہتر ہے۔

....

یہ ہے ایک عیسائی عالم کی شہادت اسلامی حکومت کے بارے میں اس کے بعد عیسائیوں کے لئے اسلامی نظام سے خوف زدہ ہونے کی کوئی وجہ باقی نہیں رہتی امید ہے کہ ہمارے مسیحی بھائی اپنے سچے پاکستانی ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے ملک دشمن فتنہ پردازوں کا آلہ کار نہیں بنیں گے۔

اعجاز احمد' لیاقت ہال' انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور

اسلام کی جادو اثری

از: سید سلمان

ہے گزشتہ تاریخی واقعے سناتا ہے آئندہ کے لئے پیش گوئی کرتا ہے منصفانہ و عادلانہ اصول و قوانین مقرر کرتا ہے سچ یہ ہے کہ اسلام حق و صداقت ہے اس کی جڑیں مضبوط و پائیدار ہیں اس کی ہر بات یقین دلا دیتی ہے۔ وہ محض داستان و حکایات کا مجموعہ نہیں ہو سکتا

اب رحمت اللہ کی بیوی عائشہ کی سنیئے۔ "میرے اسلام لانے کی ابتدا یوں ہوئی کہ میں نے ان کو اپنے شوہر کو اسلام کا کلمہ پڑھتے دیکھا وہ کہہ رہے تھے۔ **اشہدان لا الہ الا اللہ و اشہدان محمد رسول اللہ** میرے کچھ میں تو کچھ نہ آیا لیکن بدن میں ایک جھرجھری سی دوڑ گئی اور میں خوف و ہیبت کے عالم میں بیہوش ہو کر گر پڑی مجھے ہوش آیا میرے کانوں میں اب بھی وہ شیریں نغمہ گونج رہا تھا۔ جس نے مجھے از سر تا پیر جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا یا یوں کہیئے کے سرمست و بے خود بنا یا تھا اب مجھے اس دین کے مطالعہ کا شوق ہوا انہوں نے گھبراہٹ کی حالت میں کہا یہ عجیب بات ہے کہ میں یونیورسٹی میں مختلف مذاہب کا مطالعہ کرتی تھی لیکن ہماری یونیورسٹی میں اسلام کے متعلق کچھ تفصیل سے بتایا ہی نہیں گیا سرسری طور پر اشارہ کر دینا کافی سمجھا جاتا۔ حالانکہ بدھ مت کے متعلق معلومات کا انبار لگا ہوا تھا میرے ضمیر نے یہ سوال کیا اور بے چین صدا نکلی کیا بات ہے کہ دین اسلام کے متعلق کسی بڑی یونیورسٹی میں معلومات نہیں فراہم کی جاتیں جب کہ یہ آسمانی دین ہے کروڑوں انسان اسے دل و جگر میں سمائے بیٹھے ہیں وہ کہتی ہیں اسلام لانے سے پہلے میں ایک فلمی اداکارہ تھی اور رقص و سرود میں وقت ضائع کرتی تھی ظاہری راحتیں' لذتیں اور خوشیاں خوب نصیب تھیں مگر دل مطمئن نہ تھا قلب بے چین تھا اسلام نے دل کا سکون بخشا قلب کو اطمینان بخشا میرا گھرانہ باحیثیت اور مالدار تھا لیکن ہوا و ہوس کی بندگی نے بے کار اور بدکار بنا دیا تھا میرے گھر والے قاہرہ آئے جہاں ہم تحصیل علم اور حفظ قرآن کی غرض سے ازہر کے طلبہ میں داخل ہو گئے تھے میرے والد نے ہم دونوں میاں بیوی کو اس سادگی سے زندگی گزارتے ہوئے دیکھا اور اسلامی عقیدے کو اپنائے ہوئے پایا اب میری والدہ کو بھی اس رضا و قناعت اور صبر و شکر کا راز معلوم کرنے کا شوق دامن گیر ہوا۔ وہ اسلامی کتابیں خریدنے لگیں اور مطالعہ کرنے لگیں میری والدہ نے مجھے آج جب اس حجاب' اس اسلامی لباس میں دیکھا' جس میں صرف چہرہ اور دونوں ہاتھ گھٹنوں تک اور دونوں پیر ٹخنوں تک کھلے رہتے ہیں کہاں انہوں نے مجھے نیویارک شہر میں بے حجابانہ لباس اور ایک حد تک عریانی کے اظہار کے ساتھ دیکھا تھا کہاں آج وہ اپنی عریاں و بد اطوار لڑکی کو عفت کا لباس زیب تن کئے دیکھ رہی ہیں بے اختیار وہ پوچھ بیٹھیں' بیٹی! اسلامی لباس کو پہن کر احساس کمتری تو محسوس نہیں کرتی! عائشہ پاک دامن و پاکباز عورت اپنی ماں کو یوں جواب دیتی ہے "امی جان! نئی تہذیب نے بہت کچھ تہذیب کا سر کاٹا ہے بہت اخلاقی قدریں بدل ڈالی ہیں۔ میں عزم و یقین کے ساتھ اپنے رب پر ایمان لے آئی ہوں میں ذرہ برابر بھی احساس کمتری میں مبتلا نہیں ہوں میرا بخت اختر جاگ اٹھا ہے میرے دل کے ارمان اور میرے قلب کی آرزو پوری ہو چکی ہے میں اپنے کو خوش وضعی خوش اسلوبی میں کسی سے کم نہیں سمجھتی۔"

آہ

تحریک ختم نبوت کے مجاہد

باتیں ان کی یاد رہیں گی

منظور احمد شاہ آسی

مجلس احرار خانپور کٹورہ کے کارکن نور احمد صاحب بتایا کہ ایک دفعہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ ہمارے گھر تشریف لائے ہماری ایک بچی تھی جو بات چیت نہیں کر سکتی تھی میں نے عرض کی شاہ جی اس بچی کے لئے دعا کریں یہ بول نہیں سکتی۔ شاہ جی ؒ نے بچی کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کو اپنی گود میں بٹھا لیا اپنا لعاب اس کے منہ میں ڈال دیا اور جاتے وقت ہم سے کہا کر خالص شہد کہیں سے مل جائے تو اس کو چٹا دو ٹھیک ہو جائیگی یہ کہہ کر حضرت امیر شریعت ؒ حافظ الحدیث حضرت مولانا عبد اللہ درخواستی صاحب مدظلہ سے ملنے کے لئے تشریف لے گئے جو تبھی شاہ جی ؒ ہمارے گھر سے باہر نکلے تو ہزاروں شہد کی مکھیوں کا ایک جم غفیر ہمارے گھر میں داخل ہوا اور ایک جگہ ڈیرہ جما لیا اور چھتہ بنا لیا۔ نور احمد صاحب کہتے ہیں کہ تین سال تک وہ مکھیاں ہمارے گھر میں رہیں اور اس بچے کو ان کا شہد کھلاتے رہے وہ بھی بولنے لگی اور ٹھیک ہو گئی تو اس کے بعد وہ مکھیوں خود بخود چلی گئیں ہم اس بات پر ہمیشہ حیران رہے کہ یہ کیا ماجرا ہے یہ ایک اتفاق تھا یا حضرت امیر شریعت ؒ کی کرامت تھی صحیح بات یہ تھی کہ آپ کی کرامت تھی قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید۔

(۳) ترجمان ختم نبوت اور حضرت امیر شریعت کے رفیق خاص مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے طویل عرصہ تک سفر و حضر میں شاہ جی ؒ کا ساتھ دیا پنجاب کی آرائیں برادری سے تعلق رکھتے ہیں ایک دفعہ اکٹھے بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے کہ مولانا جالندھری چائے میں سویاں ڈال کر کھانے لگے جب شاہ جی ؒ نے یہ حال دیکھا تو مسکرا کر اور مذاق کے طور پر فرمایا کہ یہ آرائیں کچھ بھی بن جائیں مگر انہیں کھانے کا سلیقہ نہیں ہوتا مولانا جالندھری بھی حاضر جواب تھے کہنے لگے شاہ جی میں حلال چیز میں حلال ملا کر کھا رہا ہوں آپ کو کراہت کیوں لگتی ہے شاہ جی خاموش ہو گئے اور چند منٹ گزر گئے شاہ جی نے دیکھا کہ اب تھوڑی سی سویاں

بچایا رہ گئی تھیں ان میں سادہ پانی ڈال دیا اور ہنس کر فرمایا ان دو حلال چیزوں میں تیسرا حلال بھی شامل کر دیا ہے خوب مزے سے کھاؤ۔ چنانچہ ساری مجلس کے لوگ مارے ہنسی کے لوٹ پوٹ ہو گئے۔

(۳) ایک دفعہ فیصل آباد کے چند احراری کارکن حضرت شاہ جیؒ سے ملنے کے لئے آئے ان کے ساتھ فیصل آباد کے ایک مل کے مالک بھی گپ شپ ہوتی رہی تھوڑی دیر بعد گزری تھی کہ حضرت شاہ جیؒ نے فرمایا بھائی آپ مل والوں کی بات کو چھوڑیئے کسی دل والے کی بات کیجئے مجھ فقیر سے کیا لینے آئیں ہیں میں تو ایک درویش ہوں۔

(۴) ایک دفعہ شاہ جیؒ احباب میں تشریف فرما تھے کہ کسی نے کہہ دیا شاہ جیؒ اب تو ہمارا معاشرہ اتنا بگڑ چکا ہے اور مغربی تہذیب کا اتنا اثر ہے کہ کالج میں داڑھی رکھنا دشوار ہو گیا ہے ہر کوئی مذاق کرتا ہے امیر شریعتؒ نے ہنس کر فرمایا ہاں بھائی اسلامیہ کالج میں داڑھی رکھنا مشکل ہے البتہ خالصہ کالج میں کوئی مشکل نہیں ہے۔ شاہ جیؒ نے ہنسی میں ہی پتے کی بات کہہ دی مطلب یہ تھا کہ سکھ تو اپنے گرونانک کی اطاعت میں داڑھی رکھنا باعث فخر سمجھتے ہیں لیکن مسلمان اپنے پیارے نبیؐ کی اہم سنت کو زندہ کرنا باعث شرم سمجھتے ہیں۔

(۵) حضرت امیر شریعتؒ کو کئی دفعہ زہر دینے کی کوشش کی گئی۔ ایک دفعہ جلسہ کے سلسلہ میں حضرت امیر شریعتؒ شجاع آباد ملتان شریف لے گئے تھے دوران تقریر شاہ جیؒ نے قاضی احسان احمد شجاع آبادی سے پان مانگا قاضی صاحب اپنے ایک معتمد شخص کو بازار پان لانے کے لئے بھیجا راستہ میں ایک اور آدمی مل گیا اس نے کہا تم یہاں ہی ٹھہرو میں پان لے کر آتا ہوں۔ چنانچہ وہ آدمی پان لے آیا اور قاضی کو دیا قاضی صاحب نے امیر شریعتؒ کو پیش کیا شاہ جیؒ نے جونہی پان منہ میں ڈالا تو محسوس کر لیا کہ پان میں زہر ہے شاہ جیؒ نے وہ پان قاضی احسان احمد شجاع آبادی کے ہاتھ پہ اگل دیا اور فرمایا کہ قاضی کیا خیال ہے مجھے مارنے کا ارادہ ہے قاضی صاحب نے فرمایا کہ اتنا تیز زہر تھا کہ میری ہتھیلی سیاہ ہو گئی اور امیر شریعتؒ کئی دن صاحب فراش رہے۔

(۶) ایک دفعہ امیر شریعتؒ کہیں تشریف لے گئے۔ ایک احرار رضاکار کے گھر پہ قیام فرما تھے کہ اتنے میں اندر سے چائے آ گئی صاحب خانہ حضرت شاہ جیؒ کے پاس ہی بیٹھے دبا رہے تھے انہوں نے چائے بنا کر شاہ جیؒ کو پیش کی شاہ جیؒ نے چائے کو منہ کے قریب لے گئے۔ اور گھونٹ بھرنے سے پہلے ہی چائے کو منہ سے ہٹا دیا اور صاحب خانہ کا منہ تکنے لگے وہ حیران ہے کہ کیا ماجرا ہے آخر اس نے عرض کیا حضرت کیا بات ہے شاہ جیؒ نے فرمایا کہ یہ چائے کہاں سے آئی ہے صاحب خانہ نے کہا حضرت یہ میرے اپنے گھر کی ہے امیر شریعتؒ نے فرمایا کہ اس میں زہر ہے صاحب خانہ نے کہا حضرت یہاں تو آپ کے اپنے خادم ہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے چنانچہ صاحب خانہ اندر داخل ہو کر بیوی سے پوچھنے لگا کہ چائے کس نے بنائی بیوی نے کہا میں نے خود بنائی ہے اور اپنی گھر کی بھینس کا اس میں دودھ ڈالا ہے ایسی کونسی بات پیش آ گئی ہے صاحب خانہ نے کہا کہ امیر شریعتؒ فرماتے ہیں کہ چائے میں زہر ہے بیوی نے کہا ایسا کون ظلم کر سکتا ہے جو شاہ جیؒ جیسی ہستی کو زہر دیدے ایسی تو کوئی بات نہیں ہے صاحب خانہ نے کہا کہ کوئی بات ضرور ہے شاہ جیؒ غلط نہیں کہہ سکتے۔ صاحب خانہ کہنے لگا میں انتہائی شرمندہ ہوا۔ لیکن بات میری سمجھ میں نہ آ سکی اتنے میں میری بیوی سوچ کر کہنے لگی کہ ہاں میرے گھر میں چینی نہ تھی اور میں نے پڑوس کے گھر سے ایک پاؤ چینی منگوائی تھی اور وہ بد عقیدہ لوگ تھے یہ ساری کارستانی انہی کی ہو سکتی ہے چنانچہ ہم شاہ جیؒ کی فراست ایمانی پہ دنگ رہ گئے۔

(۷) ایک دفعہ حضرت امیر شریعتؒ نے تقریر میں فرمایا کہ شریف آدمی بزدل نہیں ہوتا اور کمینہ کبھی بہادر نہیں ہوتا شریف جب اپنے دشمن پر قابو پا لیتا ہے تو معاف کر دیتا ہے اور درگزر سے کام لیتا ہے فرمایا کہ دیکھو میرے میاں (امیر شریعتؒ نبی کریمؐ کی ذات کو محبت سے میاں کہا کرتے تھے) کی شرافت اور بہادری دیکھئے جب حضرت عمرؓ نے ایمان لانے کے بعد عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں نماز کیوں نہیں پڑھتے تو فرمایا کہ تیری قوم نہیں پڑھنے دیتی یہ نہیں کہا کہ تو نہیں پڑھنے دیتا کیوں کہ بڑی رکاوٹ تو حضرت عمرؓ کی ذات تھی تاکہ حضرت عمرؓ شرمندہ نہ ہوں۔ چنانچہ پہلی نماز با جماعت اسی وقت ادا کی گئی۔

بقیہ : مسلمان، عیسائی اور قادیانی

احترام اس میں ہے کہ اقلیت کا خانہ لازمی بنایا جائے۔

ڈاکٹر عبد السلام مرزائی اور ڈاکٹر لبنیٰ مرزائی کی ملی بھگت سے پاکستان کو ۴۸ کروڑ ڈالر کا نقصان پہنچایا گیا ہے اور شمسی توانائی کا نظام تباہ کر کے رکھ دیا گیا ہے۔ شناختی کارڈوں میں اقلیت کا خانہ صرف پاکستان اور عالم اسلام کو مرزائی سازشوں سے بچانے کے لئے اور اقلیت کے وقار کو بلند کرنے کے لئے ہے۔

حکومت نے اس جائز، قانونی اور اقلیت کے تحفظ کے لئے شناختی کارڈوں میں اقلیت کے خانے کا فیصلہ کر کے پوری قوم سے مبارکباد سمیٹی ہیں اور ملک کو مرزائیوں کی سازشوں سے ایک حد تک محفوظ کیا ہے۔ اس کے خلاف آواز اٹھانے والے ملک اور قوم کے قطعاً خیر خواہ نہیں۔

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز

گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز

شاپ نمبر این - ۹۱ - صرافہ

میٹھادر کراچی فون۔ ۲۰۵۵۰۲

تحریکِ ختمِ نبوّت منزل بہ منزل

محمد اسماعیل شجاع آبادی۔ لاہور

قسط نمبر ۳

ساہیوال میں قادیانیوں کی درندگی دو افراد کا قتل

۲۶ر اکتوبر۔ جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے مدرس اور مولانا حبیب اللہ فاضل رشیدیؒ کے عزیز الحاج حافظ بشیر احمد حبیب کو اطلاع ملی کہ مرزائی مشن روڈ پر واقع اپنی عبادت گاہ میں اذان دیتے ہیں۔ چنانچہ ۲۶ر اکتوبر کی صبح کو قاری صاحب مذکور اپنے چند ساتھیوں سمیت تحقیق حال کے لئے موقع پر گئے جب صبح کی اذان کی آواز آئی تو مذکور اور پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ کے طالب علم انظر رفیقؒ نے قادیانیوں کی عبادت گاہ کے مین گیٹ سے جھانک کر دیکھنا چاہا کہ کون اذان دے رہا ہے تاکہ اس کے خلاف صدارتی آرڈی ننس (امتناع قادیانیت) کی خلاف ورزی پر قانونی کاروائی کی جائے۔ اس اثناء میں قادیانی غنڈوں نے فائرنگ کرکے قاری بشیر احمد حبیبؒ اور انظر رفیقؒ کو موقع پر شہید کردیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اس خونی واقعہ کی اطلاع پورے شہر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ پورا شہر جامعہ رشیدیہ میں جمع ہوگیا۔ اور شہر میں مکمل ہڑتال ہوگئی۔ جنازہ کا عظیم اجتماع ہوا جلوس نکلے جلسے ہوئے۔ انتظامیہ نے کئی ایک علماء کرام کو گرفتار کرلیا۔ اخبارات کے نمائندوں کو سختی سے پابند کردیا گیا کہ وہ اس خبر کو شائع نہ کریں۔

اس عظیم حادثہ کے بعد پورا ملک سراپا احتجاج بن گیا۔ ملزموں کی گرفتاری اور کیفرکردار تک پہنچانے کے مطالبات شروع ہوگئے۔ اس صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے مرکزی مجلس عمل کا ہنگامی اجلاس ساہیوال طلب کرلیا گیا۔

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی نے اپنے اداریہ میں مسئلہ ختم نبوت اور قادیانی جارحیت کے انسداد سے متعلق مندرجہ ذیل تجاویز اور مطالبات پیش کئے۔

۱۔ قادیانی معابد میں بہت سی جگہ اب بھی اذان ہوتی ہے۔ (ساہیوال کا سانحہ اس کی روشن دلیل ہے) یہ نہ صرف شعائر اسلامی کی توہین ہے بلکہ ملکی قانون کی بھی تضحیک ہے۔ قانون نافذ کرنے والے ادارے اس کا احساس کریں۔

۲۔ قادیانی معابد سے کلمات طیبہ اور آیات قرآنی ہٹائی جائیں۔

۳۔ ربوہ سے کراچی تک قادیانی مراکز میں وافر مقدار میں اسلحہ موجود ہے ان مراکز پر چھاپہ مار کر اسلحہ ضبط کیا جائے۔

۴۔ قادیانی اخبارات و رسائل کے ڈکلریشن منسوخ کئے جائیں۔

۵۔ مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کا لٹریچر جو سراسر کفر وارتداد کا پلندہ ہے۔ اسے ضبط کیا جائے۔

قاری بشیر احمد حبیب اور انظر رفیق شہید کے قاتلوں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

(ہفت روزہ ختم نبوت جلد ۳ شمارہ ۲۱)

مولانا سندھی اور شاہ ولی اللہ کی نظریاتی اور دینی وعلمی کتب کا واحد مرکز جسکے آپ عرصے سے منتظر تھے

مکتبۃ الجمعیۃ

5874

امین بازار سرگودھا

جمعیۃ علماء اسلام، سپاہ صحابہؓ کے بیجز، کی رنگ، ڈائری، کیلنڈر، لٹریچر، سٹیکرز، ٹیلی فون انڈیکس پرس، بال پوائنٹ، جھنڈے، تصاویر مفتی محمودؒ، مولانا فضل الرحمٰن نیز دستور تحوک پرچون دستیاب ہے۔

ہر قسم کی تقاریر کیسٹیں دستیاب ہیں نیز مدارس عربیہ کی رسید بکس، سٹیکر، پمفلٹ، اشتہارات اور ہر قسم کی طباعت کا مرکز۔

مرزائیوں کے گمراہ کن عقائد کے بارے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر مفت حاصل کریں

قادیانیوں کے سالانہ اجتماع پر پابندی لگنے کی وجہ سے اب وہ ربوہ کے بجائے اس سال ۲۱ر دسمبر کو لندن میں ہوگا

(نوائے وقت ۱۰ر دسمبر ۱۹۸۴ء)

عالمی مجلس کا وفد جنوبی افریقہ میں

مقدمہ کیپ ٹاؤن کا پس منظر کیپ ٹاؤن جنوبی افریقہ کا صوبائی صدر مقام ہے جہاں قادیانیوں کی آبادی دو صد افراد پر مشتمل ہے اور لاہوریوں کی شاخ "انجمن احمدیہ اشاعت اسلام" کے نام سے کام کررہی ہے۔ اس انجمن نے جون ۱۹۸۲ء میں وہاں کے پانچ دینی رہنماؤں کے خلاف سپریم کورٹ میں یہ درخواست دائر کی کہ وہ ہمارے ارکان کو غیر مسلم قرار دیتے ہیں۔

۲۔ ہمیں اپنی مساجد میں نماز نہیں پڑھنے دیتے۔

۳۔ نہ ہی اپنے قبرستانوں میں ہمیں مردے دفن کرنے کی اجازت دیتے ہیں اور چونکہ ہم مدعا علیہم کے خلاف مقدمہ دائر کرنے والے ہیں۔ جس کا فیصلہ ہونے میں کافی دیر لگ سکتی ہے اس لئے مدعا علیہم کے خلاف اس مقدمہ کے فیصلہ تک عبوری حکم امتناعی جاری کیا جائے۔

اس وقت جج نے اپنے قانون کے مطابق عبوری حکم امتناعی جاری کردیا۔ شروع میں اس حکم امتناعی کی توثیق کے لئے ۶ر اگست کی تاریخ مقرر ہوئی۔ بعد میں اسے بڑھا کر ۹ر ستمبر کردیا گیا۔ اس حکم امتناعی کے انخلاء اور روک تھام اور کیس کی پیروی کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور رابطہ عالم اسلامی کا ایک وفد حکومت پاکستان کے تعاون سے جنوبی افریقہ روانہ ہوا جس کی قیادت مجلس کے بزرگ رہنما اور مناظر مولانا عبدالرحیم اشعر مدظلہ نے کی۔ وفد میں مولانا ظفر احمد انصاری، سید ریاض الحسن گیلانی ایڈووکیٹ، شیخ غیاث محمد اور ریٹائرڈ جسٹس محمد افضل چیمہ وغیرہ شامل تھے۔

۹ر ستمبر کو عدالتی کاروائی ہوئی۔ جج ایک عیسائی عورت تھی۔ لاہوری مرزائیوں کی طرف سے دو یہودی وکیل پیروی کررہے تھے اور ایک نوجوان مرزائی وکیل ان کی مدد کررہا تھا۔ جبکہ مسلمانوں کی طرف جناب اسماعیل محمد

ایڈوکیٹ پیروی کر رہے تھے۔ عدالت میں انہوں نے ایسے تین نکات اٹھائے جن کا لاہوری مرزائیوں کے پاس جواب نہ تھا۔ یہاں تک عدالت نے مورخہ ۱۸ر ستمبر بروز جمعہ ۴ بجے شام اپنا مختصر حکم سنادیا۔ کہ "عدالت کی طرف سے جو حکم امتناعی جاری کیا گیا تھا وہ واپس لیا جاتا ہے" اس فیصلہ کے بعد لاہوریوں نے اپنا اصل کیس دائر کردیا۔

مقدمہ کا آغاز

مقدمہ کی سماعت یکم نومبر ۱۹۸۴ء کو شروع ہوئی۔ لیکن لاہوری مرزائیوں کے وکیل مسٹر فالن نے التواء کی درخواست دی جو منظور کرلی گئی۔

مورخہ ۶ر نومبر ۱۹۸۴ء کو مقدمہ شروع ہوا عدالت میں جانے سے پہلے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مد ظلہ نے اجتماعی دعاء کرائی۔ اور تمام حضرات نے دو دو رکعات صلوۃ الحاجۃ ادا کی۔ تمام حضرات جو پاکستانی وفد کے علاوہ جمعیت علماء ٹرانسوال' نٹال' اور مسلم جوڈیشل کونسل کے ارکان تھے پر مشتمل تھے۔ عدالت پہنچے۔ عدالت کا کمرہ مقامی مسلمانوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ جج کے سامنے والی دو بنچیں خالی کرائی گئیں جس پر وفد' جمعیت علماء اور مسلم جوڈیشل کونسل کے اراکین بیٹھے۔ کاروائی سے پہلے شیخ نظیم محمد نے پاکستانی وفد جمعیت علماء اور تمام مسلمانوں کا بھرپور شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی نے دعا کرائی۔ پونے گیارہ بجے' رات کے کاروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے مسلمانوں کے وکیل شیخ اسماعیل محمد جو جنوبی افریقہ میں چوٹی کے وکیل ہیں نے بعض ابتدائی اعتراضات اٹھائے اور مدعی کے اس اختیار کو چیلنج کیا جس کی وجہ سے انہوں نے مسلمانوں کے خلاف درخواست دائر کی تھی۔ اس پر فریق مخالف کے عیسائی وکیل مسٹر فالن نے درخواست دائر کی کہ مدعی اول "انجمن احمدیہ اشاعت اسلام" اس دعوی سے دستبردار ہونا چاہتی ہے۔ عدالت نے مسلمانوں کے وکیل کی رضامندی کے بعد مدعی اول کو مقدمہ سے دستبرداری کی اجازت دے دی۔ اب مقدمہ مدعی دوم "اسماعیل محمد (لاہوری مرزائی) اور مسلمانوں کے درمیان رہ گیا۔ اس کے بعد عدالت نے فریق مخالف کی رضامندی سے جناب "اسماعیل محمد" کی یہ تجویز بھی منظور کرلی کہ اصل مقدمہ کی سماعت سے پہلے ان کے اٹھائے گئے اعتراضات کی سماعت کرلی جائے تاکہ اگر وہ اعتراضات عدالت کی نظر میں وزن رکھتے ہوں تو مقدمہ خارج کردیا جائے۔ اور باقاعدہ سماعت کرنے اور گواہیاں سننے میں فاضل عدالت کا وقت ضائع نہ کیا جائے۔ چنانچہ ۶ / ۷ر نومبر کو جناب اسماعیل محمد نے اپنے ابتدائی اعتراضات اور نکات فاضل عدالت کے روبرو بڑی خوبصورتی سے پیش کئے جس میں ان نے جنوبی افریقہ کے متعلقہ قوانین اور اعلی عدالتوں کے بہت سے فیصلوں کی روشنی میں یہ ثابت کیا کہ مدعی کو یہ درخواست دینے اور اس کے مطابق داد رسی طلب کا قانونی طور پر کوئی حق حاصل نہیں۔ یعنی (مدعی کے مقدمہ پر ایک مقدمہ دائر کردیا) ۸ر نومبر کو مسٹر فالن نے ان اعتراضات کا جواب دیا جن کی تردید اسی روز جناب اسماعیل محمد نے کردی عدالت نے دونوں وکیلوں کے دلائل سننے کے بعد فیصلہ محفوظ کرلیا۔

مسلمانوں کی طرف سے جن حضرات کو بطور گواہ عدالت میں پیش ہونا تھا۔ ان کے اسماء گرامی یہ ہیں.... پاکستان سے جسٹس مولانا تقی عثمانی' مولانا ظفر احمد انصاری' ریٹائرڈ جسٹس محمد افضل چیمہ' پروفیسر محمود احمد غازی' ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی ایڈوکیٹ وغیرہ۔ خورشید احمد' مقامی حضرات میں مولانا عباس علی جناح' مولانا قاسم سیما' شیخ نظیم محمد' مولانا محمد یوسف کاران تھے۔ ان حضرات کی تیاری کے لئے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مد ظلہ' مولانا عبد الرحمان باوا' مولانا منظور الحسینی' لاہوری گروپ کی طرف سے پرنسپل گواہ شیر محمد مرلی فی آئی لینڈ' ڈاکٹر تاج برگے (مقامی لاہوری مرزائی) لیکچرار یونیورسٹی کیپ ٹاؤن' الیاسی ایک فلسطینی جو آجکل کوئٹہ میں قیام پذیر ہے' ولیم ملوا (کینیڈا میں پروفیسر ہے)

ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ

مطالبات و قرار دادیں

۳۴ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس مورخہ ۲۶ر ۲۷ر ۲۸ر دسمبر کو چنیوٹ میں منعقد ہوئی۔ اس سال پبلک پارک میں کانفرنس منعقد نہ ہوسکی کیونکہ پنجاب گورنمنٹ نے مرزائیوں کو خوش کرنے کے لئے اس پر پابندی عائد کردی جب پابندی کی خبر شہر میں پہنچی تو آناً "فاناً" سارا شہر بند ہوگیا۔ شہر میں مکمل ہڑتال ہوگئی۔ جلوس نکلے۔ جب حالات آؤٹ آف کنٹرول ہوگئے تو شاہی مسجد میں اجازت دی گئی کانفرنس کے کل سات اجلاس ہوئے۔ حضرت امیر مرکزیہ مولانا خان محمد مد ظلہ' مولانا محمد شریف جالندھری' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کانفرنس کے انتظامات وغیرہ کی نگرانی کی۔ کانفرنس میں ملک بھر سے آئے ہوئے مختلف مکاتب فکر کے رہنماؤں نے خطاب کیا اور حکومت پنجاب کے فیصلہ پر قلبی نفرت کا اظہار کیا اور مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں۔

۱۔ قادیانیوں کے سالانہ جلسہ پر پابندی کا خیر مقدم کیا جاتا ہے لیکن ختم نبوت کانفرنس پر پابندی ناقابل فہم ہے۔ بایں ہمہ ڈویژنل انتظامیہ کے شاہی مسجد میں اجازت دے کر تلافی کی کوشش کی ہے جس پر ہم اس کے شکر گزار ہیں۔

۲۔ اجلاس میں صدر مملکت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اپنی بنائی ہوئی تمام مکاتب فکر کی نمائندہ نظریاتی کونسل کی سفارشات پر عملدر آمد کرتے ہوئے ارتداد کی شرعی سزا نافذ کرنے کا آرڈی ننس جاری کریں۔

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ربوہ کا نام صدیق آباد رکھا جائے پاسپورٹ' شناختی کارڈ' تعلیمی سرٹیفکٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کرکے قادیانیوں کو اپنا مذہب لکھنے پر مجبور کیا جائے۔

ساہیوال کیس کے مفرور ملزمان کی جائداد حسب ضابطہ قرق کی جائے۔

- پورے ملک میں بالعموم ربوہ میں بالخصوص صدارتی آرڈی ننس (امتناع قادیانیت) پر سختی سے عمل کیا جائے۔
- قادیانی تعلیمی اور ٹیکنیکل اداروں میں میٹرک و مخصوص کوٹہ دونوں طرح سے ناجائز سیٹیں حاصل کرکے مسلمان طلبہ کے حقوق غصب کر رہے ہیں۔ ان کو مخصوص اقلیتی کوٹہ کا پابند کیا جائے۔
- قادیانی اوقاف کو غیر مسلم اوقاف کی تحویل میں دیا جائے۔ ضیاء الاسلام پریس کی بندش کا خیر مقدم مگر اس کی طرح "حیات الاسلام" پریس کو سربمہر کیا جائے تاوقتیکہ وہ کسی روزنامہ کے نام سے ڈیکلیریشن حاصل کریں۔ کیونکہ وہ اب اسلام کا نام استعمال نہیں کرسکتے۔
- اسی طرح قادیانی اخبار و رسائل بالخصوص "الفضل' تحریک جدید' خالد' مصباح' اور بالخصوص لاہور کا پیغام

باقی ص۲۴ پر

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر: ۲۴۵۸۰۳

مسلمان • عیسائی اور قادیانی

مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد گوجرانوالہ

مسلمان اور عیسائی

مسلمان اور عیسائیوں کا ایک رشتہ نہایت مستحکم اور حقیقی ہے کہ عیسائی بھی اللہ تعالیٰ کے سچے رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت ہیں جس خدا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی حق بنا کر بھیجا اس خدا نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو امام الانبیاء اور خاتم النبیین بنا کر بھیجا اس طرح مسلمان اور عیسائی دونوں اللہ تعالیٰ کے ارسال کردہ دو سچے انبیاء کی امتیں ہیں۔ چونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بعد میں آئے آپ نے حضرت عیسیٰؑ اور ان کی والدہ پر لگائے گئے کل الزامات کی تردید کی اور ان کی پاکیزگی کا اعلان کیا کہ یہودیوں کی اس سازش کو ہم نے ناکام بنا دیا تھا جو انہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دینے کے لئے کی تھیں۔

وقولھم انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزا حکیما ○

(نساء ۱۵۸۔۱۵۷)

ترجمہ:۔ یہودیوں کا یہ کہنا کہ ہم نے حضرت عیسیٰ بن مریم جو رسول اللہ ہیں کو قتل کر دیا غلط ہے' نہ وہ قتل ہوئے اور نہ سولی دیئے گئے لیکن یہودیوں کو شبہ ڈال دیا گیا۔ یقیناً وہ قتل نہیں ہوئے۔ بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھا لیا۔ اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔

جب ان کی ماں پر الزامات لگائے گئے تو قرآن پاک نے ان کی اس طرح سے براءت کی کہ ..... **وامہ صدیقہ** حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ سچی تھیں الزامات کل غلط ہیں۔

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی آخری اور مکمل کتاب ہے اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بیان فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا اعلان کیا (اس طرح حضرت محمدؐ نے حضرت عیسیٰؑ کی آمد کا اعلان کیا)

واذ قال عیسی ابن مریم یبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد (سورہ صف آیت ۶)

ترجمہ:۔ جب کہا عیسیٰ بن مریم نے اے بنی اسرائیل میں اللہ کا رسول ہوں تمہاری طرف پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرتا ہوں اور ایک نبی کی آمد کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمد ہو گا۔

آنحضرتؐ کا دنیا میں نام محمد اور آسمان پر احمد ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کی گواہی

(۱) انجیل میں حضرت عیسیٰؑ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس طرح شہادت دی۔ کہ میں تم کو توبہ کے لئے پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں لیکن جو اس کے بعد آتا ہے وہ مجھ سے زور آور ہے۔ میں اس کی جوتیاں اٹھانے کے لائق نہیں وہ تم کو روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دے گا (متی انجیل باب ۳۔ آیت ۱۱)

> **حضرت مسیح نے پیشگوئی کی تھی کہ میرے نام پر لوگ آئیں گے جو خود کو مسیح ظاہر کریں گے تم ان کی حمایت کرکے گمراہ نہ ہونا**

(۲) اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو ایسے کلموں پر عمل کرو اور میں باپ سے درخواست کروں گا وہ تمہیں دوسرا وکیل بخشے گا جو ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔ (یعنی آخری نبی) (یوحنا کی انجیل باب ۱۴۔ آیت ۱۴ تا ۱۷۔

(۳) اب میں نے تم سے اس کے ہونے سے پہلے کہہ دیا تاکہ جب ہو جائے تو تم یقین کرو۔ اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آ رہا ہے اور میرے پاس اس کا کچھ نہیں۔ (یوحنا باب ۱۴۔ آیت ۳۰ تا ۳۱)

انہیں تین بشارتوں پر اکتفا کرتا ہوں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت محمد کے بارے میں بیان کیں۔

آمد مسیح کا اعلان

اب امام الانبیاء کی زبان سے حضرت عیسیٰ بن مریم کی دوبارہ آمد کی پیشین گوئی سماعت فرمائیں.....

عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ینزل عیسی بن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمسا واربعین سنۃ ثم یموت فیدفن معی فی قبری (مشکوۃ)

عیسیٰ بن مریم آئیں گے زمین پر اور نکاح کریں گے اولاد ہو گی' پھر پینتالیس سال دنیا میں رہیں گے اس کے بعد وہ فوت ہوں گے اور میرے روضے میں دفن ہوں گے۔

احادیث حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں آنحضرتؐ کی بہت سی ہیں۔ اس حدیث سے واضح ہوا کہ حضرت عیسیٰ حضرت محمدؐ اور حضرت محمدؐ حضرت عیسیٰؑ کی شہادتیں دے رہے ہیں حتیٰ کہ امام الانبیاء کا تعلق دیکھئے کہ وہ حضرت عیسیٰ کے بارے میں فرما رہے ہیں وہ میرے روضہ میں ہی دفن ہوں گے۔ یہ مقام حضرت عیسیٰؑ کو نصیب ہے کہ وہ نبیوں کے سردار کے ساتھ دفن ہوں گے قیامت کو ساتھ ہی آئیں گے۔

جھوٹے مسیح آئیں گے

حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ عیسائیو! اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو جہاں میں ایسے نبی کی بشارت دے رہا ہوں وہاں یہ بھی یاد رکھنا میرے نام پر لوگ آئیں گے جو خود کو مسیح ظاہر کریں گے تم ان کی حمایت کرکے گمراہ نہ ہو جانا۔

ملاحظہ ہو۔

۱۔ شاگردوں نے سوال کیا (مسیح) تیرے آنے اور دنیا کے آخر ہونے کا نشان کیا ہو گا؟ یسوع نے جواب دیا۔ خبردار تم کو کوئی گمراہ نہ کر دے۔ کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں۔ بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔ متی باب ۲۴۔ آیت ۴ تا ۶۔

۲۔ بہت سے جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور بہتیروں کو گمراہ کریں گے۔ ایضاً آیت ۱۲۔

۳۔ دیکھو اس وقت اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے تو یقین نہ کرنا کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی کھڑے ہوں گے۔ بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے۔ برگزیدوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ دیکھو میں نے تم کو پہلے کہہ دیا ہے پس اگر وہ تم سے کہیں کہ وہ دیکھو بیابان میں تو باہر نہ جانا۔ دیکھو وہ کوٹھریوں میں ہے تو یقین نہ کرنا ایضاً آیت ۲۷ یا ۲۶۔

(۴) زمین و آسمان ٹل جائیں لیکن میری باتیں نہ ٹلیں گی ایضاً آیت ۳۶۔

(۵) ابن آدم بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گے ایضاً" آیت ۳۱۔

جھوٹے انبیاء

جیسا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زبانی انجیل کے حوالہ

جات آپ نے پڑھے اس طرح حضرت محمدؐ نے بھی جھوٹے انبیاء کی اپنے بعد پیدا ہونے والوں کی نشاندہی کی اور فرمایا یاد رکھو میرے بعد کوئی نبی نہیں آپ نے فرمایا **عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .... وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی اللہ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی** ابوداؤد وغیرہ

آپ نے فرمایا میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے ہر ایک ان میں سے یہ کہے گا کہ میں اللہ کا نبی ہوں حالانکہ یہ غلط ہے میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔

اس پر بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشمار احادیث بیان فرمائیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہوگا دجال ہوگا۔

ان واقعات وحوالہ جات سے یہ بات واضح ہے کہ دونوں اللہ تعالیٰ کے صادق انبیاء میں سے ہیں ان کے افکار ونظریات ایک ہی ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشخبری دیتے ہوئے اپنے سے افضل قرار دیتے۔ آخری نبی ہونے بلند مرتبے کے رسول جن کی جوتی اٹھانے کے میں قابل نہیں قرار دیتے ہیں۔ اس طرح جھوٹے انبیاء کی بھی نشاندہی کی کہ میرے بعد (مسیح موعود بن کر) آنے والوں سے اپنی امت کو آگاہ کرتے ہیں کہ تم ان کی ساکھ دیکھ کر کہیں گمراہ نہ ہوجانا یہ سب جھوٹے ہوں گے۔

اس طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ تشریف لانے آسمان سے اترنے' ان کی زمین پر آکر شادی کرنے' ان کے ہاں اولاد ہونے کی (وغیرہ وغیرہ) پیشین گوئی کرتے اور اپنے بعد جھوٹے انبیاء سے اپنی امت کو آگاہ کرتے ہیں کہ ان کی پیروی نہ کرنا وہ دجال ہوں گے۔ دجل وفریب سے تمہاری دینی متاع کو لوٹ لیں گے ان سے خبردار رہنا۔ ایسا ملتا جلتا رشتہ دیگر انبیاء کا کہیں دکھائی نہیں دیتا جو رشتہ حضرت محمدؐ اور حضرت عیسیٰؑ کا ہے کہ دونوں ایک دوسرے کی پیشین گوئیاں بیان کرتے اور جھوٹے نبوت کے دعویداروں مسیح موعود کے نام پر آنے والے جھوٹے لوگوں سے باخبر کرتے ہیں۔

پیش گوئیوں کا ظہور

حضرت مسیح اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیوں کے مطابق بہت لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا اور خود کو مسیح موعود بھی قرار دیا یہ سبھی جھوٹے اور دجال ٹھہرے۔ موجودہ دور کا بڑا دجال مرزا غلام احمد قادیانی جس نے سب انبیاء کی توہین کی اور حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں ایسے ذلیل اور تحقیر آمیز الفاظ کہے جو شریف انسان کو زیب نہیں دیتے ملاحظہ ہو......

توہین مسیح

مرزا غلام احمد قادیانی چونکہ ہر دو انبیاء کی پیش گوئیوں کا منطقی نتیجہ ہے لہٰذا اب مرزا مذکور کی سنئے عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا۔ ضمیمہ انجام آتھم ص ٦۔ آپ کے ہاتھ سوائے مکر وفریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں۔ آپ کا خاندان نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید خدائی کے لئے شرط ہوگی آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اس وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان میں ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگادے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوگا۔ ضمیمہ آتھم ص ٧۔

ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر' راست بازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے۔ چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں"۔

مرزا غلام احمد کو کسی نے ذیابیطس کی وجہ سے افیون استعمال کرنے کا کہا تو مرزا نے جواب دیا لوگ ٹھٹھا کریں گے کہ پہلا مسیح شرابی تھا دوسرا افیونی۔ (نسیم دعوت ص ٦٧)

۔ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

عیسائیوں کا حوصلہ باعث تعجب کہ پھر ان لوگوں کی مدد کریں جو ان کے سچے رسول کے بارے میں اتنی گندی زبان استعمال کرے۔ مرزا کہتا ہے کہ یسوع اس لئے اپنے کو نیک نہ کہہ سکا وہ جانتا تھا کہ وہ شرابی کبابی اور خراب چال چلن ہے۔

مسلمانوں کا عقیدہ

مسلمانوں کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا** (بخاری)

یعنی قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں ابن مریم نازل ہوں گے اور تمہارے ہر ایک اختلافی مسائل کا عدالت کے ساتھ فیصلہ کریں گے۔

جب عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے دوبارہ آئیں گے تو یہ عیسائی جو لکھوکھا روپے مرزائیوں سے حاصل کرکے اپنے نبی اور مذہب کے دشمنوں کی حمایت میں جل جانا چاہتے ہیں کیا منہ دکھائیں گے۔ کیا وہ اپنی تاریخ دہرانا چاہتے ہیں۔ بقول انجیل پطرس جو حضرت عیسیٰ کا خاص حواری اور معتقد چیلا تھا اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہا اے خداوند میں قید ہونے بلکہ مرنے کو بھی تیار ہوں۔ اس نے کہا (حضرت عیسیٰ نے) اے پطرس نہیں تجھ سے کہتا ہوں کہ آج مرغ بانگ نہ دے گا کہ تو تین بار میرا انکار کرے گا۔ (لوقا کی انجیل باب ٢٢ آیت ٣٣ تا ٣٤)

پطرس نے کہا اے خداوند تو کہاں جاتا ہے یسوع نے کہا میں جہاں جاتا ہوں تو میرے پیچھے نہیں آسکتا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مرغ بانگ نہ دے گا جب تک تو تین بار میرا انکار نہ کرلے گا۔ یوحنا کی انجیل باب ١٣۔ آیت ٣٦ تا ٣٨۔

اس وقت ان بارہ میں سے ایک جس کا نام یہودہ اسکریوتی تھا سردار کاہنوں کے پاس جاکر کہا کہ اگر میں اسے تمہارے حوالے کردوں (عیسیٰ کو) تو مجھے کیا دوگے۔ انہوں نے اسے تیس روپے دے دیئے اور وہ اس وقت سے پکڑوانے کا موقع ڈھونڈنے لگا۔ متی کی انجیل باب ٢٦ آیت ١٤ تا ١٦۔

یہودہ جو ان بارہ (حواریوں) میں سے ایک تھا آیا اس کے ساتھ بڑی بھیڑ تلواروں لاٹھیوں کی تھی.... ان کو یہ نشان دیا تھا جس کا میں بوسہ لوں گا وہی (عیسیٰ) ہے اسے پکڑلینا۔ فوراً یسوع کے پاس آکر اسے بھی سلام اور اس کے بوسے لئے.... انہوں نے پاس آکر ہاتھ ڈالا اور یسوع کو پکڑلیا۔ متی باب ٢٦۔ آیت ٤٧ تا ٥١۔

انجیل کے ان حوالہ جات سے بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ عیسائی کبھی بھی اپنے نبی کے وفادار نہیں رہے۔ اب بھی وہ مرزائیوں سے لاکھوں روپیہ لے کر اسے حلال کرنے کے لئے جلوس نکالتے اور دھمکیاں دے رہے ہیں عیسائیوں کے نام اقلیت کے خانہ میں درج ہونے میں ان کی عزت افزائی ہے' اس کی زد صرف مرزائیوں پر پڑتی ہی جو خود کو مسلمانوں میں شمار ہوکر پاکستان کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔

٢٣ اکتوبر جنگ میں بشپ انور جنٹ رندھاوا نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ بشپ جان ملک کا بیان جس میں اقلیت کے خانے کی مخالفت کی گئی ہے حقیقت پسندی سے انحراف اور بائبل مقدس کی بے حرمتی کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا پاکستانی مسیحی اپنا مذہب بتانے پر فخر محسوس کرتے ہیں انہوں نے مزید کہا کہ مذہب کا خانہ بن جانے سے مسیحیوں کی اصل تعداد سامنے آنے کے ساتھ ساتھ انتخابات میں جعلی ووٹ ڈالنے کے تمام امکانات ختم ہوجائیں گے۔ اس بیان نے مسیحیوں کے وقار کو بلند کیا اور کرائے کے عیسائیوں کو توجہ دلائی کہ ہماری بائبل کا

باقی صفحہ ۱ پر

اخبار ختم نبوت

مولانا محمد یوسف متالا کی دفتر ختم نبوت کراچی میں آمد

گزشتہ دنوں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا ؒ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد یوسف متالا مکہ مکرمہ سے حج کے بعد جب کراچی تشریف لائے تو دفتر ختم نبوت کراچی میں آپ نے قدم رنجہ فرمایا اور دفتر ختم نبوت کراچی کے مختلف شعبہ جات کا معائنہ فرمایا۔ مسجد باب الرحمت کے شعبہ کمپیوٹر کو دیکھ کر آپ بے حد مسرور ہوئے اور دعا فرمائی۔ حضرت مولانا نے کچھ دیر ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت عبدالرحمان باوا کے ہمراہ گفتگو کی اور واپس تشریف لے گئے۔

لاہور میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کے رہنماؤں کا مشترکہ اجلاس

تمام دینی جماعتوں کا سربراہی اجلاس بلانے کا فیصلہ

ملک کی دینی جماعتوں نے حکومت پاکستان کی مبینہ طور پر قادیانیت نواز پالیسی پر شدید نکتہ چینی کی ہے اور اس سلسلہ میں تمام مذہبی جماعتوں کا سربراہی اجلاس طلب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام اور راہنماؤں کے ایک مشترکہ اجلاس میں کیا گیا جو مسجد عائشہؓ مسلم ٹاؤن لاہور میں ریٹائرڈ میجر جنرل حافظ محمد حسین انصاری کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں اس امر پر شدید تشویش اور اضطراب کا اظہار کیا گیا کہ حکومت پاکستان امریکہ کی ہدایات پر ملک میں ختم نبوت اور اسلامائزیشن کے حوالہ سے اب تک کئے جانے والے اقدامات کو سبوتاژ کرنے پر تل گئی ہے اور شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کا فیصلہ معطل کرنے کے علاوہ قادیانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام کو بین الاقوامی سائنس کانفرنس کے ذریعہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام پر مسلط کرنے کی سازش تیار کرلی گئی ہے۔ اجلاس میں اس امر پر بھی تشویش کا اظہار کیا گیا کہ سپریم کورٹ کا چیف جسٹس مسٹر جسٹس سعد سعود جان کو مقرر کرنے کی خبریں سامنے آرہی ہیں جو مبینہ طور پر قادیانی ہے۔ اجلاس میں جسٹس سعد سعود جان کی طرف سے اپنے قادیانی نہ ہونے کی وضاحت کو غیر تسلی بخش قرار دیا گیا اور کہا گیا ہے کہ تحریک ختم نبوت کے قائدین اس وضاحت سے مطمئن نہیں ہیں۔ اجلاس میں مقررین نے کہا کہ امریکہ نے پاکستان کے ساتھ تعلقات کی بحالی کی یہ شرط عائد کردی ہے کہ قادیانیوں کے بارے میں آئینی و قانونی اقدامات واپس لے لئے جائیں' اسلامائزیشن کے اقدامات کو غیر موثر بنایا جائے اور دینی تحریکات پر دہشت گردی کا لیبل لگا کر انہیں کچل دیا جائے۔ مقررین نے اس عزم کا اظہار کیا کہ پاکستان میں امریکی عزائم کو کسی قیمت پر کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا اور اس مقصد کے لئے تحریک ختم نبوت کو ہر سطح پر ازسرنو منظم کیا جائے گا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ اس صورت حال کا جائزہ لینے اور تحریک ختم نبوت کا لائحہ عمل طے کرنے کے لئے تمام مکاتب فکر کے جماعتی قائدین کا اجلاس لاہور میں طلب کیا جائے گا۔ جس کی تیاری اور قائدین کے ساتھ روابط کے لئے جنرل محمد حسین انصاری کی سربراہی میں کمیٹی قائم کردی گئی ہے۔ کمیٹی میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' پیر سیف اللہ خالد' مولانا محب النبی' مولانا خلیل الرحمان حقانی' مولانا عبدالمالک' مولانا محمد سلیمان انصاری' مولانا شمس الزماں قادری' مولانا محمد حسین آزاد اور ڈاکٹر عبدالخالق شامل ہیں۔ کمیٹی سربراہی اجلاس کی تاریخ اور پروگرام طے کرے گی۔ اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا اللہ وسایا' حاجی بلند اختر نظامی' مولانا محمد اسماعیل' مولانا امین مسعود ہاشمی' قاری زاہد اقبال' محمد طاہر رزاق' محمد متین خالد' اعجاز بلوچ' حامد بلوچ' جمعیت علماء اسلام کے صاحبزادہ امجد خاں' مولانا محب النبی' قاری نذیر احمد' قاری جمیل الرحمان' میاں عبدالرحمان' مولانا خلیل الرحمان حقانی' انٹرنیشنل اسلامک فورم کے چیئرمین مولانا زاہد الراشدی' سپاہ صحابہؓ کے مولانا سیف اللہ خالد' مولانا محمد الیاس فاروقی' مجیب الرحمان انقلابی' جماعت اسلامی کے مولانا فتح محمد' اتحاد العلماء کے مولانا عبدالمالک خان' ڈاکٹر عبدالغفور' تنظیم اسلامی کے ڈاکٹر عبدالخالق' اہل حدیث مکتب فکر کے مولانا محمد سلیمان انصاری' مولانا حافظ صلاح الدین یوسف' جمعیت علماء پاکستان پنجاب کے صدر جنرل محمد حسین انصاری' جماعت اہل سنت کے مولانا شمس الزماں قادری' سپریم کورٹ کے سینئر وکیل جناب محمد اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ' متحدہ علماء کونسل کے مولانا عبدالرؤف ملک نے شرکت کی۔

سعودی عرب میں قبول اسلام

سعودی عرب کی اطلاع کے مطابق سال ۱۴۱۱ھ کے دوران سعودی عرب میں مقیم غیر مسلم افراد میں سے جملہ ۵۵۱۵' افراد نے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا' اسلام قبول کرتے وقت انہوں نے کہا کہ ہم اپنی رضا و رغبت سے اور اس دین کو مکمل انداز میں صحیح سمجھ کر مسلمان ہو رہے

مولانا محمد رمضان میانوالوی کا انتقال

جمعیت علماء اسلام کے مرکزی نائب امیر اور تحریک ختم نبوت کے پرجوش راہنما مولانا محمد رمضان میانوالوی بھی انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نے ساری عمر قال اللہ و قال الرسولؐ کی صدائیں بلند کرتے ہوئے گزاری۔ میانوالی میں علماء حق کے حدی خوان تھے۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء' ۱۹۷۴ء' ۱۹۸۴ء میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اس جرم کی پاداش میں قید و بند کی صعوبتوں کو برداشت کیا۔ مولانا کے انتقال سے پاکستان ایک جرات مند' بہادر' عالم دین' پرجوش راہنما کے وجود سے محروم ہو گیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں حضرت الامیر مولانا خان محمد صاحب' مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عبدالرحیم اشعر' مولانا عزیز الرحمان جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا بشیر احمد' صاحبزادہ طارق محمود' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک بیان میں مرحوم کی عظیم الشان خدمات پر انہیں زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے دعا کی کہ پروردگار عالم مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور مرحوم کے جملہ پسماندگان' تمام متعلقین' معتقدین کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

ہیں۔ جن میں ۹۹۳ مرد اور ۵۵۳ خواتین ہیں۔ ان میں سے اکثر نے مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز بن باز کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا۔

واضح ہو کہ سعودی عرب جہاں اسلامی تہذیب اور طرز معاشرت اور اسلام کی عملی تطبیق کے اثرات ظاہر و باہر ہیں۔ خصوصاً" وہاں کے غیر مسلم افراد کے لئے خاصے حیران کن ہوتے ہیں اور یہی چیز ہے جو ان کو اسلام قبول کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔ جو لوگ اسلام قبول کر لیتے ہیں' حکومت کی جانب سے ان کے لئے دینی تعلیم' دینی شعائر کی عملی تربیت اور عربی زبان و قرآن کی تعلیم کا انتظام مفت کیا جاتا ہے۔ عام طور پر اسلام قبول کرنے والوں میں اکثریت ان ملکوں کے افراد کی ہوتی ہے۔ فلپائن' سری لنکا' بھارت' امریکہ' تھائی لینڈ' مصر' برطانیہ' اریٹیریا' فرانس' لبنان' کوریا' بنگلہ دیش' آسٹریلیا' ایتھوپیا' آئرلینڈ' کینیڈا' زامبیا' جرمنی' ملائیشیا' کینیا۔

عقیدہ ختم نبوت کے خلاف کسی اسمبلی اور کورٹ کا فیصلہ قبول نہیں کیا جائے گا' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

کسی مرزائی کو سپریم کورٹ کا چیف جسٹس برداشت نہیں کیا جائے گا' حکیم محی الدین سلفی

تحریک ختم نبوت کے مطالبات کو بستی بستی' قریہ قریہ متعارف کرایا جائے گا' حاجی محمد حنیف ظفر ایڈووکیٹ

قصور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مورخہ ۱۵ اپریل کو جامعہ اسلامیہ قصور میں ختم نبوت کونشن منعقد ہوا۔ جس کی صدارت چوہدری فضل حسین امیر مجلس نے کی۔ کونشن میں ضلع بھر سے مختلف مکاتب فکر کے ایک سو سے زیادہ علماء کرام اور راہنماؤں نے شرکت کی۔

کونشن سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے خلاف کسی اسمبلی اور عدالت کا فیصلہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ اگر کوئی ایسا فیصلہ ہوا تو اس کی بھرپور مزاحمت کی جائے گی۔ چاہے اس کے لئے کتنی بڑی قربانی کیوں نہ دینی پڑے۔

اہل حدیث مکتب فکر کے ممتاز عالم دین مولانا حکیم محی الدین سلفی نے کہا کہ قادیانی ملک و ملت کے غدار ہیں۔ ایسے کسی غدار کو عدالت عظمیٰ کا چیف جسٹس بنانا ملک و ملت سے غداری کے مترادف ہے۔ ایسے کسی مشکوک آدمی کو سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے طور پر برداشت نہیں کیا جائے گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع قصور کے جنرل سیکرٹری حاجی محمد حنیف ظفر ایڈووکیٹ نے کہا کہ انشاء اللہ العزیز تحریک ختم نبوت کے مطالبات کو قریہ قریہ' بستی بستی متعارف کرایا جائے گا اور اس سلسلہ میں پورے ضلع میں ختم نبوت کے یونٹ قائم کر دیئے جائیں گے۔

حاجی اللہ وتہ مجاہد نے کہا کہ نور پور' نسر' جوڑا' کھیوڑا نامی مواضعات میں قادیانی آئین پاکستان کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ کھلے بندوں تبلیغ کر رہے ہیں' اذانیں دیتے ہیں۔ جعلی نبوت کی تبلیغ برداشت نہیں کی جائے گی۔ ضلعی انتظامیہ کو قانون پر عملدرآمد کرانا چاہئے۔

کونشن میں ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے خلاف امریکہ سے سودا بازی نہ کرے اور امریکی امداد پائے استحقار سے ٹھکرا دے۔

ایک اور قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ ڈش انٹینا کے ذریعے قادیانیوں کا مسلمان نوجوانوں کو اپنی عبادت گاہوں اور مکانات میں لے جا کر تبلیغ کرنے پر پابندی عائد کی جائے۔

کونشن میں جمعیت علماء اسلام' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' سپاہ صحابہؓ' تبلیغی جماعت' جمعیت اہل حدیث کے راہنماؤں نے بھرپور شرکت کی۔

جنوبی افریقہ میں عیسائی راہنما کا قبول اسلام

گزشتہ دنوں جوہانسبرگ (جنوبی افریقہ) کے سب سے بڑے عیسائی پیشوا فریڈرک ولامار نے جنیوا کے مرکز اسلامی میں اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر کے عیسائیت کے عالمی ایوانوں میں کھلبلی مچا دی' اسی تقریب میں انہوں نے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ اب تک میری زندگی اور میری تمام صلاحیتیں عیسائیت کی تبلیغ پر صرف ہوئی تھیں مگر اب میری زندگی کا محور اور مرکز صرف اسلام ہو گا۔

انہوں نے اپنے قبول اسلام کی یہ وجہ بتا کر عیسائی کلیسوں کو مزید حیرت و استعجاب میں مبتلا کر دیا کہ قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر جس انداز سے کیا گیا ہے اور ان کی زندگی سے متعلقہ وہ حقائق جو اب تک میری نگاہوں سے پوشیدہ تھے۔ یہی میرے اسلام قبول کرنے کا ذریعہ بن گئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب میں اسلام کی تمام تعلیمات کا گہرا مطالعہ کروں گا اور پورے یقین و ایمان کے ساتھ ان پر بھی عمل کروں گا۔

مذکورہ پادری کے قبول اسلام کی اس وجہ سے عیسائی چرچ مزید پریشان اور خوفزدہ ہے کیونکہ یہ وہ وجہ ہے جو ہر عیسائی پادری کو اپیل کرتی ہے اور خود فریڈرک کے اس طرز استدلال میں بھی وہ کشش موجود ہے جس کو عقل سلیم رد نہیں کر سکتی۔

جوہانسبرگ کے سب سے بڑے عیسائی پادری کے قبول اسلام کا یہ واقعہ اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ افریقی ممالک میں تبلیغ و دعوت دین کے لئے وسیع مقام و میدان فراہم ہو چکا ہے اور دین اسلام کی حقانیت وہاں کے عوام سمیت تعلیم یافتہ' طبقہ پر بھی ظاہر ہو رہی ہے مگر اسلامی دعوت کا فریضہ انجام دینے والوں کی کوتاہی اور تنگ نظری کے سبب وہ فوائد حاصل نہیں ہو رہے ہیں۔ مذکورہ سابق پادری صاحب نے خود اسلامی دعوت کے عمل میں پوشیدہ کمزوریوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ "عیسائی تبلیغی مشنریز' تنظیمی' تحریکی' مادی یا معنوی کسی بھی طور پر کمزور یا ناقص نہیں ہیں۔ اس کے برعکس مذکورہ تمام کمزوریاں دعوت اسلامی کا کام انجام دینے والوں میں پائی جاتی ہیں۔ سیاسی' اقتصادی اور اجتماعی مشکلات کے

لندن میں محترم یعقوب لمباڈا کا سانحہ ارتحال

لندن سے آمدہ اطلاع کے مطابق شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ کے خلیفہ اجل حضرت مولانا محمد یوسف متالا کے خسر یعقوب لمباڈا کا گزشتہ دنوں انتقال ہو گیا۔ مرحوم گزشتہ چند سالوں سے بیمار تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں حضرت مولانا خان محمد' نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ' مولانا عبدالرحیم اشعر' مولانا عزیز الرحمان' مولانا اللہ وسایا اور ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت عبدالرحمان باوا نے مرحوم کے خاندان اور خصوصاً" حضرت مولانا محمد یوسف متالا مدظلہ کے ساتھ اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

باوصف اسلامی مبلغین کی بڑی تعداد علمی اور دعوتی اعتبار سے اس معیار کی نہیں جس سے وہ عیسائی مبلغین کا مقابلہ کرسکیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ اب ہمیں وقت ضائع کئے بغیر اپنے طرز عمل کو تبدیل کرنا ہوگا اور اپنی دعوتی تکنیک اور تربیتی انداز میں نمایاں تغیر لانا ہوگا۔

لندن کے اسکول میں مسلمان لڑکے کے ساتھ تعصب انگیز رویہ

ویسے بھی مغربی ملکوں کا یہ عام دعویٰ ہے اور خود ہماری ذہنی مرعوبیت کا یہ عالم ہے کہ ہم مغربی ملکوں اور اس کی حکومتوں کو نہایت غیر متعصب، کھلے دل والے اور صاحب الظرف سمجھتے ہیں۔ مگر گزشتہ دنوں برطانیہ کے معروف اخبار آبزرور میں دی گئی ایک خبر ان مغربی ملکوں کی وسعت ذہنی کا پول کھول دیتی ہے۔ خبر کے مطابق جورج گرین اسکول لندن کے ۱۵ سالہ مسلمان طالب علم کو محض اس جرم کی پاداش میں اسکول سے خارج کردیا گیا کہ اس نے اپنی ہیڈ مسٹریس کے کہنے کے باوجود اپنی داڑھی مونڈھنے سے انکار کردیا تھا۔ بعد ازاں طلباء کے والدین، طلباء اور مقامی مسلم کمیونٹی کے سرکردہ افراد کے سخت احتجاج اور مداخلت کے بعد اس لڑکے کو کلاس میں بیٹھنے کی اجازت تو نہ ملی ہاں اسکول میں اس کو دوبارہ لے لیا گیا اور کلاس میں بٹھانے کے بجائے اس کو ایسی کوٹھڑی میں تنہا اور وقفہ کے بغیر بیٹھنے پر مجبور کیا گیا جہاں عام طور پر سزا یافتہ بچوں کو بٹھایا جاتا ہے اور مقامی وکیل کے قانونی اجازت نامہ دکھلانے پر اس کو باقاعدہ اجازت مل گئی۔ اس انداز میں کہ ہیڈ مسٹریس اس پر احسان کررہی تھی۔ قابل ذکر امر یہ ہے کہ مذکورہ اسکول لندن کے اس علاقے میں ہے جہاں کی ۵۰ فیصد آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ مسلم علاقے کے اسکول سے ایک مسلمان طالب علم کو اپنی داڑھی کاٹنے پر مجبور کرنا یقیناً مسلمانوں کے دینی شعائر کی توہین اور ان کے خلاف ایک نفرت انگیز تعصب پر مبنی رویہ ہے۔

یونان میں اسلام اور مسلمانوں کی حالت

یونان اور یونانیوں سے مسلمانوں کا تعلق تاریخ اسلام کے ابتدائی دور ہی میں قائم ہوگیا تھا۔ اس زمانے میں یونان بازنطینی یا رومی سلطنت کا مرکز تھا بازنطینیوں سے مسلمانوں کی پہلی جنگ عہد رسالت میں خالد بن ولید کی قیادت میں موتہ کے مقام پر ہوئی تھی جو اب اردن میں واقع ہے خلافت راشدہ کے زمانے میں مسلمانوں نے مصر، شام اور ایشیائے کوچک کا مشرقی حصہ بازنطینیوں سے چھین لیا اور بعد میں رفتہ رفتہ ان کو سارے مفتوحات سے محروم کردیا اور بازنطینی سلطنت یونان تک محدود ہوکر رہ گئی۔

مسلمانوں اور یونانیوں کے تعلقات کی ابتدائی پانچ سو سال کی تاریخ صرف جنگوں تک محدود نہیں تھی بلکہ ثقافتی اور علمی تعلقات کے لحاظ سے بھی اہمیت رکھتی ہے۔ اس زمانے میں یونانی علوم کے کثرت سے عربی میں ترجمے کیے گئے اور یونانی فلسفہ اور طب نے خاص طور پر مسلمانوں کے افکار کو متاثر کیا۔

مسلمانوں اور یونانیوں کے تعلقات کا دوسرا دور عثمانی ترکوں کے عروج سے شروع ہوا ہے اب تک مسلمانوں نے یونانیوں سے ان کے مقبوضات چھینے تھے عثمانی ترک آگے بڑھ کر خاص یونان پر حملہ آور ہوئے سلطان اورخان نے ۱۳۵۴ء در دانیال پار کرکے گیلی پولی پر قبضہ کیا ۱۳۹۳ء اور میں تھسلی فتح کیا ۱۴۷۰ء تک وسط یونان، ایپرس اور جزیرہ نما موریا بھی عثمانی سلطنت کا حصہ بنا لیے گئے اور اس طرح ایک سو تیرہ سال کی مدت میں پورا یونان مسلمانوں کے قبضہ میں آگیا۔

اندازہ ہے کہ انیسویں صدی کے آغاز میں یونان میں مسلمانوں کی تعداد کل آبادی کا ایک تہائی تھی ۱۹۲۰ء میں یونان کی کل آبادی ۵۵/ لاکھ تھی جس میں چودہ لاکھ مسلمان تھے۔ مغربی تھریس کی دو تہائی آبادی مسلمان تھی ۱۹۲۰ء میں یونان کی کل آبادی اور مسلمانوں کے قتل عام اور ۱۹۲۲ء میں ترکوں اور یونانیوں کی آبادی کے تبادلہ کے بعد اب یونان میں مسلمانوں کی تعداد صرف ایک لاکھ تیس ہزار رہ گئی ہے اور ان کی بیشتر تعداد مغربی تھریس میں آباد ہے۔

ان مسلمانوں میں اسی ہزار ترک ہیں تیس ہزار بلغاروی زبان بولنے والے مسلمان دس ہزار البانوی مسلمان اور دس ہزار دیگر نسلوں کے مسلمان جزائر ایجین کے مسلمانوں کی بڑی تعداد جزیرہ روڈس میں ہے جہاں وہ کل آبادی کا پندرہ فیصد ہیں۔ لیکن یہ مسلمان ترکی اور باقی اسلامی دنیا

حضرت مفتی محمود گنگوہی کی ایک قادیانی گفتگو

ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک قادیانی سے جو مرزا غلام احمد کو نبی کہتا تھا گفتگو ہوئی میں نے سوال کیا تمہارے پاس مرزا کے نبی ہونے کی کیا دلیل ہے؟ کہنے لگا کہ ان کے پاس وحی آتی تھی میں نے عرض کیا وحی کس کے پاس سے آتی تھی؟ کہنے لگا کس کے پاس سے؟ اللہ کے پاس سے۔ میں نے کہا کہ وحی کا آنا اللہ ہی کی طرف سے ہو یہ متعین نہیں۔ شیطان کے پاس سے بھی وحی آتی ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ کا ارشاد ہے۔ وان الشیاطین لیوحون الی اولیاءھم۔ اور اگر فرض کر لیا جائے کہ مرزا پر اللہ ہی کی طرف سے وحی آتی تھی میں نے عرض کیا نبوت نہیں اس لئے کہ عورت پر بھی وحی آئی ہے مگر وہ اس کے باوجود نبیہ نہیں حق جل مجدہٗ کا ارشاد ہے واوحینا الی ام موسیٰ ان ارضعیہ۔ بلکہ نزول وحی کے لئے انسان ہونا بھی ضروری نہیں شہد کی مکھی پر بھی وحی آتی ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ کا ارشاد ہے۔ واوحی ربک الی النحل ان اتخذی الخ بلکہ نزول وحی کے لئے حیوان ہونا بھی شرط نہیں غیر حیوان مثلاً زمین پر وحی آنا ثابت ہے قرآن پاک میں ہے یومئذ تحدث اخبارھا بان ربک اوحی لھا۔ اس پر اس نے کہا کہ ان کو الہام ہوتا تھا میں نے عرض کیا کہ الہام بھی دلیل نبوت نہیں اس لئے کہ یہ تو ہر شخص کو ہوتا ہے قرآن پاک میں ہے۔ ونفس وما سوٰھا فالھمھا فجورھا وتقوٰھا۔ اس پر وہ خاموش ہوا۔ (فتاویٰ محمودیہ)

سے کٹے ہوئے ہیں علماء اور اماموں کی کمی ہے۔ مسجدیں ویران ہو رہی ہیں۔ نوجوان طبقہ اسلام سے ناواقف ہے اور مسلمان لڑکیاں یونانی غیر مسلموں سے شادی کر لیتی ہیں۔ ایتھنز کے مسلمانوں میں آٹھ ہزار عرب اور مصری ہیں اور باقی دو ہزار البانوی یہاں اسلامی ملکوں کی مدد سے ایک مسجد اور اسلامی مرکز تعمیر کرنے کا منصوبہ زیر عمل ہے۔

مسلمانوں اور یونانیوں کے تعلقات کی ابتدائی پانچ سو سالہ تاریخ صرف جنگوں تک محدود نہیں تھی بلکہ ثقافتی اور علمی تعلقات کے لحاظ سے بھی اہمیت رکھتی ہے

مغربی تھریس کے مسلمان نسبتاً خوشحال اور تعلیم یافتہ ہیں۔ عام طور پر زراعت پیشہ اور مویشی پالنے والے ہیں ان کی اپنی مسجدیں اور مدرسے ہیں مسجدوں کی تعداد تین سو اور دینی مدرسوں کی تعداد دو سو ہے۔ یہاں کے مرکزی شہر کو ملجینہ میں پندرہ بڑی مسجدیں ہیں لیکن ان کی حالت اچھی نہیں اور صرف عیدین کے موقع پر استعمال ہوتی ہیں قرآن آسانی سے دستیاب ہے ترکی ترجمہ موجود ہے لیکن وہ غیر مسلموں کا کیا ہوا ہے۔ اس لیے مسلمان اس کو استعمال نہیں کرتے ہر سال چار سو مسلمان حج کو جاتے ہیں

مسلمانوں کے دو ثانوی مدرسے ہیں جہاں بنیادی اسلامی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ مسلمان طلبہ کے لیے یونیورسٹی بھی موجود ہے۔ لیکن وہاں کا ماحول مسلمانوں کے لیے سازگار نہیں جس کی وجہ سے مسلمان یونیورسٹی میں داخلہ سے بچتے ہیں۔

یونان کے ترک مسلمانوں کو ۱۹۲۳ء کے ترکی یونان معاہدہ کے تحت اسی طرح تحفظ حاصل ہے جس طرح ترکی میں رہنے والے یونانیوں کو تحفظ حاصل ہے لیکن اس کے باوجود ترکوں کو شکایت ہے کہ یونانی حکومت معاہدہ کی خلاف ورزی کرتی رہتی ہے۔ مسلمان غیر منقولہ جائیداد خرید و فروخت نہیں کر سکتے۔ حکومت اوقاف کی زمینوں پر قبضہ کرتی رہتی ہے نئی مسجدیں اور گھر بنانے کی اجازت نہیں مسلمانوں کو سرکاری ملازمتیں نہیں دی جاتیں، بینک قرض نہیں دیتے وہ ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں میں ایک شہر سے دوسرے میں منتقل نہیں ہو سکتے۔ کاروں، بسوں اور ٹرکٹروں کو چلانے کے لیے لائسنس نہیں دیئے جاتے مسلمانوں پر دباؤ ہے کہ ملک چھوڑ کر چلے جاؤ۔ چنانچہ مغربی تھریس کے کئی ہزار مسلمان ہجرت کر کے ترکی یا آسٹریلیا چلے گئے جب قبرص کے مسئلہ میں ترکی اور یونان میں کشیدگی پیدا ہوئی تو اگست ۱۹۶۴ء اور اگست ۱۹۶۵ء کے درمیان مغربی تھریس کے چھ ہزار مسلمان ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے۔

یونان کے مسلمانوں میں سب سے تشویشناک حالت بلغاریوی مسلمانوں کی ہے وہ غریب ہیں اور ان میں اکثر نہیں اسلام سے ان کا رشتہ تقریباً منقطع ہو گیا ۱۹۲۳ء سے اب تک یونانی آبادی کئی گنا زیادہ ہو گئی ہے لیکن مسلمانوں کی تعداد میں اس عرصہ میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔

حالانکہ مسلمانوں میں شرح پیدائش یونان سے زیادہ ہے۔

ظلم سے بچو

ہارون رشید بادشاہ ایک بار امیروں وزیروں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اس کا نوعمر شہزادہ غصے میں بھرا ہوا وہاں آیا اور بولا۔ "فلاں سپاہی کے لڑکے نے مجھے ماں کی گالی دی ہے۔"

ہارون رشید نے امراء سے پوچھا کہ اس گستاخ کے لئے کیا سزا تجویز کی جائے۔ کسی نے کہا ایسے بدتمیز کو قتل کر دینا چاہئے تاکہ دوسروں کو نصیحت ہو۔ کسی نے عرض کی کہ اس کی زبان کٹوا دیجئے۔ ایک نے کہا کہ ملک بدر کرنا زیادہ مناسب ہے۔

ہارون نے سب کا مشورہ سنا پھر بیٹے سے بولا۔ "جان پدر! بزرگی تو یہ ہے کہ تو اسے معاف کر دے اور اگر اتنا حوصلہ نہیں تو پھر تو بھی اسے گالی دے لے۔ اس سے زیادہ بدلہ لینا شریعت میں جائز نہیں کیونکہ اس حد سے آگے بڑھنا ظلم ہے۔ انصاف کا تقاضا تو یہی ہے کہ آدمی غصے کی حالت میں بھی صبر و تحمل سے کام لے اور کسی پر زیادتی نہ کرے۔"

نیکی

حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے وابصہ! تو یہ پوچھنے آیا ہے کہ نیکی کیا چیز ہے اور گناہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ (یہ سن کر) آپؐ نے اپنی انگلیوں کو اکٹھا کیا اور میرے سینہ پر مار کر فرمایا۔ اپنے نفس سے پوچھ۔ اپنے دل سے پوچھ۔ تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے اور پھر فرمایا نیکی یہ ہے کہ جس سے نفس کو سکون ہو اور جس سے دل کو سکون ہو اور گناہ وہ ہے جو نفس میں خلش پیدا کرے اگرچہ لوگ اس کے جواز کا فتویٰ دیں۔

(مسند احمد۔ دارمی۔ مشکوٰۃ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے تم کسی چھوٹی چھوٹی نیکی کو حقیر سمجھ کر ترک نہ کیا کرو اور کچھ نہ ہو سکے تو اپنے مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات ہی کر لیا کرو۔ (مسلم)

صدقات جاریہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا علم کی اشاعت کرنا۔ نیک اولاد چھوڑ جانا۔ مسجد یا مسافر خانہ بنانا۔ قرآن مجید ورثہ میں چھوڑ جانا۔ نہر جاری کرنا اور جیتے جی تندرستی کی حالت میں اپنے مال میں سے خیرات کرنا۔ یہ سب باتیں ایسی ہیں جن کا ثواب مرنے کے بعد مسلمان کو ملتا رہتا ہے۔ (ابن ماجہ)

مجرب اور مفید دوائیں

ارزانی

دمہ، پرانی کھانسی اور پرانے نزلہ زکام کا مکمل علاج۔ دمہ کے بے شمار مریضوں کو شفا کی نعمت سے فیض یاب کرنے والی اکسیر۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ۔ قیمت فی ہفتہ ۱۰۰ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

شوگرین

پرانی سے پرانی شوگر (ذیابیطس) کا مفید اور مجرب علاج، شوگر سے پیدا ہونے والی کمزوری کو دور کر کے بے حد خون پیدا کرتی ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ، قیمت فی ہفتہ ۱۰۰ روپے علاوہ محصول ڈاک

نوٹ: اپنا پتہ صاف لکھیں ورنہ تعمیل نہیں ہو سکے

گیلانی دواخانہ گلی بانساں والی منڈی بہاؤالدین گجرات

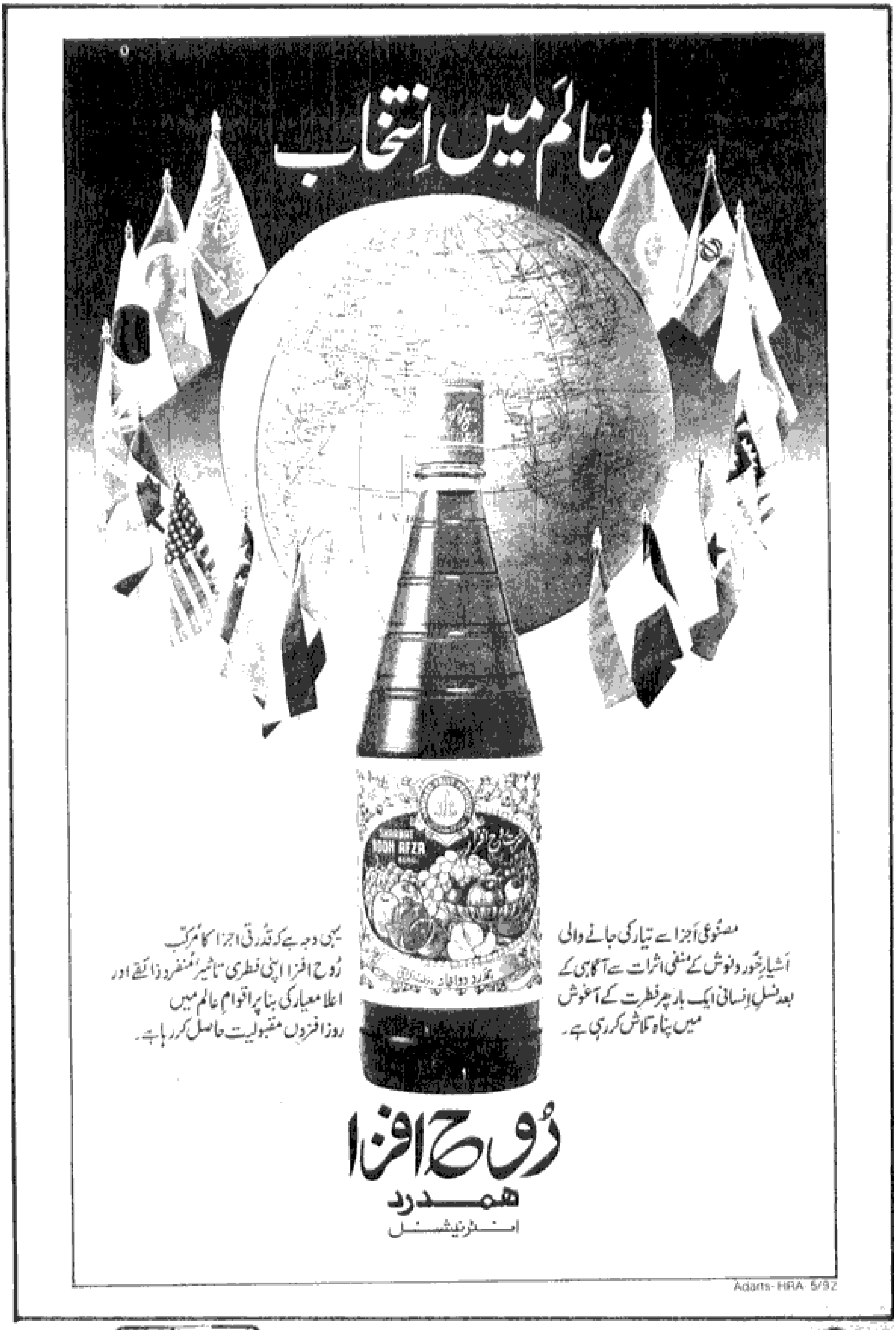
عالم میں اِنتخاب
مصنوعی اَجزا سے تیار کی جانے والی
اَشیائِ خورد و نوش کے منفی اثرات سے آگاہی کے
بعد نسلِ اِنسانی ایک بار پھر فطرت کے آغوش
میں پناہ تلاش کر رہی ہے۔
یہی وجہ ہے کہ قدرتی اجزا کا مُرکّب
رُوح افزا اپنی فطری تاثیر، منفرد ذائقے اور
اعلا معیار کی بنا پر اقوامِ عالم میں
روز افزوں مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔
ROOH AFZA
رُوح افزا
ہمدرد
انٹرنیشنل
Adarts-HRA-5/92

بقیہ: تحریک ختم نبوت

"لاہور" جو آئین پاکستان کی مسلسل خلاف ورزی کرتے ہوئے بد زبانی پر اتر آئے ہیں کے خلاف کاروائی کرکے ان کے ڈکلریشن منسوخ کئے جائیں۔

○ وزارت مذہبی امور نے قادیانیوں کو قرآن مجید چھاپنے کی جو سرٹیفکٹ دی ہے وہ کینسل کی جائے۔

○ پنجاب میڈیکل کالج کے بدترین قادیانی پروفیسر نصیر اے کے خلاف تادیبی کاروائی کی جائے۔ کیونکہ وہ آئے دن کلاس میں دریدہ دہنی کرکے حالات کو مخدوش بنا رہا ہے۔

مولانا محمد شریف جالندھریؒ کا سانحہ ارتحال

۱۳ر فروری ۱۹۸۵ء مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد شریف جالندھریؒ انتقال فرما گئے۔ مولانا مرحوم نے دینی علوم سے فراغت حاصل کرتے ہی ختم نبوت کے محاذ پر کام شروع کردیا اور تادم واپسیں اس مقدس مشن کی حدی خوانی کرتے رہے۔ گذشتہ کئی ماہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہوگئے۔ گذشتہ سال ختم نبوت کانفرنس منعقدہ ۲۶ر ۲۷ر ۲۸ر دسمبر کے موقع پر دل کا دورہ پڑا۔ سول ہسپتال کے شعبہ امراض قلب میں داخل کرایا گیا۔ قدرے صحت یاب ہوگئے۔ اور ملتان دفتر قدیم میں منتقل ہوگئے۔ وفات کے روز سارا دن دفتر میں مصروف کار رہے۔ مغرب کے بعد دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ انتقال کے وقت آپ کی عمر ۶۷ برس تھی۔

آپ کی نماز جنازہ دو مرتبہ ادا کی گئی۔ ایک مرتبہ ملتان میں جس کی امامت حضرت امیر مرکزیہ مد ظلہ نے فرمائی اور دوسری مرتبہ ان کے گاؤں ۸ کسی میں آپ کے پیر بھائی حضرت سید نفیس الحسینی مد ظلہ نے کی۔

مولانا مرحوم مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے بانیوں میں سے تھے۔ مجلس کی سب سے پہلی کاروائی آپ ہی کے قلم سے لکھی گئی۔ آپ کی وفات سے مجلس ایک عظیم مدبر، مفکر، لائق منتظم، معاملہ فہم اور زیرک رہنما سے محروم ہوگئی۔

انسانی حقوق کے کمیشن میں قادیانیوں کے الزامات کا جواب

اسلام آباد۔ ۲۰ر فروری کو اعلیٰ سطح کا اجلاس دو روز جاری رہنے کے بعد ختم ہوگیا۔ اجلاس میں اقوام متحدہ میں کمیشن برائے بنیادی حقوق کے لئے حکومت پاکستان کا "بریف" تیار کیا گیا

باقی آئندہ

بقیہ: آپ کے مسائل

مالش کرتا ہوں اس دوران تیمم کروں یا وضو کرتا رہا کروں۔ خصوصی دعاؤں میں بندہ ناچیز، ذکر و براہ کرم یاد رکھئے۔

ج: دل سے دعا کرتا ہوں۔ حق تعالیٰ شانہ عافیت میں رکھیں۔ وضو کی طاقت ہو تو وضو کیا کیجئے ورنہ تیمم۔

س: اپنے لئے موت مانگنا شریعت میں کیا جائز ہے؟ بعض اوقات میری حالت بیماری کی وجہ سے بہت متفکر ہو جاتی ہے۔

ج: موت کی تمنا اور دعا جائز نہیں۔ بلکہ یہ دعا کی جائے کہ یا اللہ! جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہو مجھے زندہ رکھئے۔ اور جب موت میرے لئے بہتر ہو تو مجھے موت دیجئے۔

آپ کی حالت واقعی لائق رحم ہے۔ مگر شکر کیجئے کہ زبان چلتی ہے جہاں تک ممکن ہو اس کو یاد الٰہی میں مصروف رکھئے۔ اور زندگی کے ان لمحات کو غنیمت سمجھئے۔ پھر آپ کی تکالیف اجر و ثواب کا سرمایہ ہیں مرنے کے بعد آپ کو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کتنی رحمت کا معاملہ فرمایا۔

قسم توڑنا

س: میں نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا تھا کہ آئندہ گناہ نہیں کروں گا اور اگر کیا تو میں ہوں گا اور تیرا عذاب ہوگا۔ لیکن وعدہ ٹوٹ گیا اب میں کیا کروں؟ برائے مہربانی تفصیل سے تحریر کریں

ج: قسم توڑنے کا کفارہ ادا کر دیجئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کیجئے۔

زندگی میں جائیداد کی تقسیم

میں پانچ لڑکے لڑکیوں کا والد ہوں۔ ان سب کو اپنی جائیداد کا کچھ بلکہ بیشتر حصہ دے چکا ہوں اور مزید دینے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ سے گذارش ہے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں ہماری رہنمائی فرمائیں۔

س ۱: اپنی زندگی میں لڑکے اور لڑکیوں کے درمیان جائیداد کی تقسیم مساوی مناسبت سے کرلی یا ترکے کے حساب سے جو قرآن میں درج ہے۔

ج: برابر تقسیم مناسب ہے۔

س ۲: اگر کوئی اولاد ہمارے بڑھاپے کے لئے زیادہ کارآمد ثابت ہوا اور خدمت میں بڑھ چڑھ کر دلچسپی لے تو کیا اس کے حصہ کو مساوی حد سے بڑھا سکتے ہیں؟

ج: دے سکتے ہیں۔

س ۳: اگر کسی اولاد کو ضرورت کے ماتحت قرض دوں اور وہ قرض کی رقم ہماری حیات میں ادا نہ کر سکے تو کیا ترکے کے حصے سے یہ رقم منہا کرلی جائے گی یا ترکے کے حصہ داروں کو قرض معاف کرنے کی اجازت ہوگی؟

ج: وہ قرضہ ترکہ میں شامل ہو جائے گا۔ اور اس کے حصہ سے منہا کرلیا جائے گا۔

بقیہ: اشرف المخلوقات

تقسیم اس طرح ہے کہ عام جانوروں میں شہوات اور خواہشات میں عقل و شعور نہیں فرشتوں میں عقل و شعور ہے شہوات اور خواہشات نہیں انسان میں یہ دونوں چیزیں جمع ہیں عقل و شعور بھی ہے اور شہوات اور خواہشات بھی۔ اسی وجہ سے جب وہ شہوات و خواہشات کو عقل و شعور کے ذریعے مغلوب کرلیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدہ چیزوں سے اپنے آپ کو بچالیتا ہے تو اس کا مقام بہت سے فرشتوں سے بھی اونچا ہو جاتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اولاد آدم کو اکثر مخلوقات پر فضیلت دینے کا کیا مطلب ہے۔ اس میں تو کسی کو بھی اختلاف کی گنجائش نہیں کہ دنیا کی تمام مخلوقات علویہ اور سفلیہ اور تمام جانوروں پر اولاد آدم کو فضیلت حاصل ہے اسی طرح جنات جو عقل و شعور میں انسان کی طرح ہیں ان پر بھی انسان کا افضل ہونا سب کے نزدیک مسلم ہے اب صرف معاملہ فرشتوں کا رہ جاتا ہے کہ دونوں میں کون افضل ہے اس میں تحقیقی بات یہ ہے کہ انسان میں عام مومنین صالح جیسے اولیاء اللہ وہ عام فرشتوں سے افضل ہیں مگر خواص ملائکہ جیسے جبرائیل، میکائیل وغیرہ ان عام صالحین سے افضل ہیں اور خواص مومنین جیسے انبیاء وہ خواص ملائکہ سے بھی افضل ہیں باقی رہے کفار فجار انسان وہ ظاہر ہے کہ فرشتوں سے تو کیا افضل ہوتے! وہ تو جانوروں سے بھی اصل مقصد فلاح و نجاح میں افضل نہیں ان کے متعلق قرآن کا فیصلہ یہ ہے۔ "یہ تو چوپایہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔" پس مندرجہ بالا حقائق سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ انسان ایک انتہائی گراں قیمت چیز ہے۔ انسان کا احترام و وقار بہت مقدم ہے

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

مرشد العلماء حضرۃ مولانا خان محمد مدظلہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجیے

- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی، تبلیغی و اصلاحی تنظیم ہے۔
- یہ تنظیم ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔
- تبلیغ و اقامت دین، خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔
- اندرون و بیرون ملک ۵ مبلغ، ۵۰ دفاتر و مراکز، ۱۳ دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔
- لاکھوں روپے کا لٹریچر اردو، عربی، انگریزی میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دو ہفت روزہ جرائد شائع ہو رہے ہیں۔
- صدیق آباد (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر میں دار المبلغین قائم ہے، جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے۔
- ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں، جن کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کر رہی ہے۔
- ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین، تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔
- گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی برمنگھم میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے بین الاقوامی "ختم نبوت کانفرنس" منعقد کی گئی۔ ڈنمارک، کینیڈا، اور امریکہ میں اسی سال ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا اہتمام کیا جا رہا ہے، اس سال لندن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک جدید انٹرنیشنل دفتر قائم کیا جا چکا ہے۔!!

یہ سب اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں مخیر دوستوں اور درد مندان ختم نبوت سے درخواست ہے، کہ وہ قربانی کی کھالیں زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیکر اسکے بیت المال کو مضبوط کریں۔

مسائل قربانی

ہر صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے غریب اور قرضدار پر واجب نہیں۔

قربانی کے جانور کی عمر، بکرا، بکری ایک سال گائے، بیل، بھینس بھینسا دو سال۔ اونٹ، اونٹنی پانچ سال۔ البتہ فربہ بھیڑ، مینڈھا، دنبہ، دنبی چھ ماہ کا جائز ہے بشرطیکہ خوب موٹا تازہ ہو، اگر ایک سال کے بھیڑ دنبوں میں چھوڑیں تو فرق معلوم نہ ہو۔

- قربانی کا جانور بے عیب ہو۔
- خصی جانور کی قربانی جائز ہے۔
- کان قدرتاً بالکل چھوٹے ہوں قربانی جائز ہے۔
- پیدائشی سینگ نہ ہوں قربانی جائز ہے۔
- سینگ تھے مگر ٹوٹ گئے لیکن جڑ سے نہیں ٹوٹے یا خول اتر گیا لیکن اندر سے محفوظ ہے تو قربانی جائز ہے۔
- پیدائشی کان نہ ہوں یا تھے مگر تہائی یا اس سے زائد کٹ گئے، قربانی جائز نہیں۔
- جانور اندھا، کانا یا ایک آنکھ کی تہائی یا اس سے زائد روشنی ضائع ہو جائے قربانی جائز نہیں۔
- جانور کے ابتدا ہی سے دانت نہ ہوں تو قربانی جائز نہیں
- جانور کی تہائی سے زائد دم کٹ جائے قربانی جائز نہیں
- لنگڑا جانور جو تین پاؤں پر چلتا ہو، یا چوتھا پاؤں گھسیٹ کر چلتا ہو، قربانی جائز نہیں۔
- گائے، بھینس، اونٹ میں سات آدمی حصہ دار ہو سکتے ہیں، اگر کوئی اکیلا کر دے تو بھی جائز ہے۔
- سُنت ہے جب جانور ذبح کرنے کے لئے رو بقبلہ لٹائے تو یہ دُعا پڑھے:

اِنِّی وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

مسائل قربانی

- اور ذبح کرنے کے بعد یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ

- قربانی کا گوشت تول کر تقسیم کریں، اندازہ سے تقسیم جائز نہیں۔
- حصہ دار سب مسلمان ہوں اگر قادیانی یا لاہوری مرزائی حصہ دار ہو گا تو سب کی قربانی نہ ہو گی۔
- مرزائی دائرۂ اسلام سے خارج ہیں اس لئے اگر مرزائی نے جانور ذبح کیا، یا اپنی قربانی کا گوشت بھیجا، تو اس کا کھانا حرام ہو گا۔
- قربانی کی کھال یا گوشت ذبح کرنیکے عوض دینا جائز نہیں۔
- قربانی کے جانور کی رسی، زنجیر وغیرہ صدقہ میں دینی چاہیے۔
- ذی الحجہ کی نویں تاریخ نماز فجر کے بعد سے تیرھویں ذی الحجہ کی عصر تک مقیم لوگوں کے لئے اکیلے یا باجماعت ہر فرض نماز کے بعد اونچی آواز سے ایک دفعہ مندرجہ ذیل تکبیرات کہنا واجب ہے اگر امام بھول جائے تو مقتدی خود تکبیر شروع کر دیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ!

- یکم ذی الحجہ سے لیکر قربانی سے فارغ ہونے تک قربانی کرنے والا حجامت نہ کرائے تاکہ حج کرنیوالوں کیساتھ مشابہت ہو جائے۔
- نماز عید کے لئے گھر سے نکلیں تو مذکورہ بالا تکبیرات قدرے بلند آواز کے ساتھ کہتے جائیں
- ایک راستے سے جائیں دوسرے سے آئیں

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان شہر
فون نمبر: ۷۶۳۳۸

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی — فون نمبر ۷۱۱۶۷۱

الائیڈ بینک کھوڑی گارڈن برانچ کراچی اکاؤنٹ ۷۵۹ میں بھی جمع کرا سکتے ہیں۔